اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مُفتی محمُود

۱۸/۶

۱۸/۶ ۲
۵۶-۵۲-۶۲

رُفقاءِ محترم!

مَیں مجرموں کے اس کٹہرے میں محسُوس کرتا ہوں کہ بادشاہوں کے لیے قابلِ رشک ہُوں۔ اُن کو اپنی خوابگاہِ عیش میں وہ خُوشی و راحت کہاں نصیب جس سے میرے بدن کا ایک ایک ریشہ معمُور ہو رہا ہے۔ کاش غافل اور نفس پرست انسان اُسکی ایک جھلک بھی دیکھ پائے۔ اگر ایسا ہوتا تو مَیں سچ کہتا ہُوں کہ لوگ اس جگہ کے لیے دُعائیں مانگتے۔

مولانا ابُوالکلام آزادؒ

نعت

احسان دانش

بحضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ گل آپ سے ہے رنگِ چمن آپ سے ہے
شاہِ بطحا یہ عناصر کا چلن آپ سے ہے
ہیں مدینہ پہ فدا روضۂ اطہر پہ نثار
رشکِ خلد آپ کا محبوب وطن آپ سے ہے
آپ کی نعت سے جل اٹھتے ہیں سینہ میں چراغ
میری تحریر، مرا حُسنِ سُخن آپ سے ہے
آپ سے بھیک میں پائی ہے گلوں نے خوشبو
قریۂ خاک میں تنظیمِ چمن آپ سے ہے
خاک کو آپ کے قدموں سے ملی ہے توقیر
حُبِّ دیں، حُبِّ خدا، حُبِّ وطن آپ سے ہے
آپ کے نطق کا صدقہ ہے مرا ذوقِ لطیف
میری تخیل مرے شعر کا فن آپ سے ہے
مفت میں نام بڑا ہوتا ہے دیوانوں کا
رو بہ منزل تو زمانے کا چلن آپ سے ہے
آپ کے فیض سے کھلتے ہیں عناصر کے خواص
رنگ سبزے پہ ہے پھولوں پہ پھبن آپ سے ہے
اپنی لکنت سے میں ہر چند ہوں معذورِ کلام
میری شہرت، مری توقیرِ سخن آپ سے ہے
آپ کا سایۂ داماں ہے پناہِ دارین
ہم غریبوں کا بھرم شاہِ زمن آپ سے ہے
موت کو آپ نے بخشی ہے حیاتِ جاوید
چادرِ نور شہیدوں کا کفن آپ سے ہے

در پہ غیروں کے جھکا ہے نہ جھکے گا دانش
میری سرکار، مرا روئے سخن آپ سے ہے

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہو

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۶
جمعہ ۷ فروری ، ۱۸ محرم الحرام

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلسِ ادارت
ڈاکٹر احمد حسین کمال
مولانا سعید احمد رائے پوری
سیّد مطلوب علی زیدی
عُمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ — ۳۸ روپے
ششماہی — ۱۹ روپے
سہ ماہی — ۹/۵۰
فی پرچہ
۷۵ پیسے

[illegible] پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

اداریہ

اکرام القادری

اشیائے صرف کی قیمتیں؟

محترم بھٹو صاحب کے دورہ پنڈی ڈویژن کے اختتام پر عوامی حکومت نے تیل، پٹرول قدرتی گیس اور بجلی کے نرخوں میں اضافے کے علاوہ دیگر پچیس درآمدی اشیا پر پچیس فی صد ڈیوٹی بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ جن اشیا کی قیمتوں میں اضافہ کا اعلان کیا گیا ہے ان میں سے بیشتر بلا واسطہ اور بالواسطہ عامة الناس کی بنیادی اور ناگزیر ضروریات سے متعلق ہیں۔

ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام عوام میں بڑھتے ہوئے اضطراب و مایوسی میں اضافے کا سبب بنے گا۔ جن حالات اور جس مرحلہ پر اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافہ کا اعلان کیا گیا ہے وہ انتہائی حیرت ناک و مایوس کن ہے۔ یہ اضافہ ملک کے غریب فلاکت زدہ عوام ہی کے لیے نہیں، بلکہ متوسط طبقہ کے لیے بھی برق خرمن سوز کی حیثیت رکھتا ہے۔ کمر توڑ مہنگائی کا عفریت ملک کے نوے فی صد عوام کی سوچ ماؤف کیے ہوتے ہے۔ محنت کش طبقہ جس قسم کی زندگی گذار رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی جی رہے ہیں۔ جی نہیں رہے بلکہ جینے کی نقل کر رہے ہیں۔

حالت یہ ہے کہ اوّل تو اشیائے صرف کا دستیاب ہونا ہی جوئے شیر لانا ہے اور اگر تلاش و تجسس کے بعد مر کھپ کے کہیں کوئی چیز ملتی بھی ہے تو قوتِ خرید متحمل نہیں ہوتی۔ جونہی بھاؤ تاؤ کی نوبت آتی ہے آدمی اپنا سا مُنہ لے کر رہ جاتا ہے۔

خُدا جانے عوامی نیتاؤں کو ان حالات میں قیمتوں میں اضافہ کی کیوں سوجھی؟ نہیں معلوم کہ ملک کی کشتی کے کھیون ہاروں کی فہم و فراست کا اُونٹ کس دلیل سے اس کروٹ بیٹھا؟ جہاں تک ملکی معیشت میں توازن و اعتدال کا تعلق ہے تو وہ دیگر غیر ضروری و غیر اہم مصارف کو ختم کر کے بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔

ملک کی قسمت کا مالک بالائی طبقہ (جس میں خود محترم بھٹو صاحب اور ان کے وزراء کرام و مشیران عظام کی فوج ظفر موج بھی شامل ہے) اگر اپنے زائد از ضرورت اور بلا جواز اخراجات کی طویل فہرست پر ٹھنڈے دل سے نظر ثانی کرے تو ملکی دولت کا ایک معتدبہ حصہ بچ سکتا ہے۔

وزراء کے دوروں پر جو اصراف و تبذیر سے کام لیا جاتا ہے اس سے احتراز کیا جا سکتا ہے، وزیر اعظم کے دوروں پر پیپلز پارٹی کے مختلف دھڑوں میں جو مقابلہ ہوتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، حتیٰ کہ خود وزیر اعظم بھی اس سے بے خبر نہیں۔ وزیر اعظم کے دوروں پر لٹائی جانے والی بے بہا دولت کے متعلق مولانا مفتی محمود صاحب واضح طور پر متعدد بار اعلان کر چکے ہیں کہ یہ دولت قومی خزانے سے پانی کی طرح بہائی جا رہی ہے، مگر آج تک پیپلز پارٹی کے کسی ذمہ دار فرد کو اس کی تردید کی جرارت نہیں ہوئی۔ اس دولت کو بچا کر کیوں ملکی معیشت کو استحکام نہیں بخشا جا سکتا؟

اشیائے تزئین و آرائش کی درآمد روک کر بھی ملکی معیشت کو سنبھالا دیا جاسکتا ہے۔ زندہ قوموں نے ایسا کیا ہے۔ جس کی مثالیں موجود ہیں مگر افسوس کہ حکمران طبقہ کو اس قسم کا مثبت حل سوجھتا ہی نہیں۔ وہ جب کسی مسئلہ کے حل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو منفی رخ اختیار کرتے ہیں۔ کاش انہیں کبھی لمحے خیال آجائے کہ انہوں نے آج سے تین چار سال قبل ان فریب خوردہ و آفت رسیدہ عوام سے کیا وعدے کیے تھے؟ اور آج یہ ذلت و نامرادی کے اتھاہ سمندر کے کنارے کیوں کھڑے کردیئے گئے۔ آخر لمبی چوڑی تقریروں اور طویل ترین بیانات سے ان کا پیٹ کب تک بھرا جائے گا۔

ہم یہ بات ہرگز باور کرنے کے لیے تیار نہیں کہ چونکہ مسٹر بھٹو خود داد عیش دے رہے ہیں، اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے یا محنت کش عوام کی خستہ حالی کا انہیں علم نہیں۔ دورۂ پنجاب کے موقع پر بھٹو صاحب نے بچشم خود ملاحظہ فرمالیا ہے کہ عوام نے شدید ترین پہروں اور قدغنوں کے باوجود عام جلسوں میں عملاً اپنی زبوں حالی کا اظہار و اعلان کیا۔ ہٹو بچو کے باوجود اشارات میں سب کچھ کہ گئے اور زیرک وزیر اعظم سب کچھ سمجھ گئے۔

عوام نے کبھی فضا میں جوتا اٹھا کر چمڑے کی مہنگائی کی طرف اشارہ کیا تو کبھی کرتہ یا چادر اٹھا کر کپڑے کی گرانی کی طرف۔ بھٹو صاحب کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو شائد ان اشارات کنایات، تلمیحات اور تشبیہات کو سمجھنے سے قاصر رہتا، لیکن بھٹو صاحب ایسے زیرک و دانا کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ نہ سمجھ پاتے، مگر افسوس ان تمام اشارات و کنایات اور افہام و تفہیم کے باوجود عوام کی ان مشکلات کا مداوا اور مثبت حل سامنے نہیں آیا اور اگر آیا تو بہ ایں صورت کہ اشیائے صرف کی قیمتوں میں مزید اضافہ کر دیا گیا۔

شائد "عوامی حکمران" شدت سے قیمتوں میں کمی محسوس کر رہے تھے اور ان کا احساس اب اس مرحلہ پر آگیا تھا:

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز!

آخر میں ہم محترم وزیر اعظم اور ان کے یمین و یسار سے درمندانہ گزارش کرتے ہیں کہ خدارا اس ملک کو ہلاکت و تباہی کی راہ پر نہ ڈالیں۔ وقت گذر جانے پر پچھتاوے اور پشیمانی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ ملک کا محنت کش طبقہ جو موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے، ملک کے بقاء و سالمیّت کے معاملے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ طبقہ مایوسی و بدحالی کا شکار ہو گیا تو بات بنے گی نہیں بگڑے گی۔

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ؟
دو اشک بھی بہت ہیں گر کچھ اثر کریں

یہ بھی پڑھیے

۱۔ اب تک جن حضرات نے اداریے کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے ہم ان کے بصمیم قلب ممنون ہیں۔ آیندہ جو حضرات تاثرات کے صفحے کے لیے لکھنا چاہیں وہ علاقائی مسائل پر لکھیں اور نہایت ہی مختصر لکھیں۔

۲۔ جمعیۃ طلباء اسلام سے متعلقہ ڈاک دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ کے پتہ پر ارسال کی جائے ادارہ ترجمان اسلام کے نام براہ راست ارسال کرنے کی زحمت گوارہ نہ فرمائیں۔

۳۔ حضرت قاری محمد طیّب مدظلہٗ کی بقیہ تقریر اور جامعہ اسلامیہ کی تقریر آیندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں انشاءاللہ۔

باہمی تعاون سے قرآن پاک کی اشاعت

بجنور زاید سے پہلے ایڈیشن سے زیادہ اغلاط ابھی طباعت میں [illegible]

ترجمہ اردو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ

تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

جواب تک لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے

امی ٹیشن آرٹ پیپر، رنگین طباعت، سائز ۲۰×۳۰/۸ عمدہ ریگزین کی طلائی جلد

ھدیہ: -/۵۰ روپے رعایتی: -/۴۰ روپے ❁ محصول ڈاک بذمہ خریدار

رعایت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ تک بیس روپے پیشگی آنے پر ہوگی

دس نسخے یکجا منگوانے پر ایک نسخہ مفت و محصول ڈاک معاف

❁ جملہ احباب کو مطلع کیجیے تاکہ ارزاں ہدیہ پر ہر کوئی حاصل کر سکے

ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کرنا چاہتے ہیں ❁ تعاون فرمایئے

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ ❁ ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ناشران، تاجران کتب عالیہ اسلامیہ

مشرق و مغرب کی سیاست

مرسلہ: احمد حسین کمال

امریکہ کی حالیہ دھمکی کے اصل مضمرات

پچھلے دنوں امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں طاقت کے استعمال کی جو دھمکی دی ہے اس کی حقیقی نوعیت کا اندازہ کرنے کے لئے مغرب میں اس پر بالکل مختلف انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ دھمکی دیدہ دانستہ دی گئی ہے اور امریکی نقطہ نظر سے انتہائی بروقت بھی ہے۔ ایک ایسے وقت بھی ہے ایک ایسے وقت جبکہ امریکہ مایہ دار معیشت اور مالیات میں پیدا ہونے والے بحرانی عناصر کو ختم کرنے کے مقصد کے پیش نظر فیصلہ کن اقتصادی اور سیاسی اقدامات کرنے والا ہے اس معاملے میں بلیک میل ایک مسئلے کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

آج مغرب اور مشرق کے بہت سے مبصرین بھی یہی سمجھتے ہیں کہ امریکہ کے اس منصوبے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے جس کے تحت امریکہ اپنی سرپرستی اور اپنی شرائط پر مغرب کو تیل پیدا کرنے والے ممالک کے خلاف ایک واحد محاذ میں متحد کرنا اور اپنے اتحادیوں اور حریفوں پر واشنگٹن کا اقتصادی اور سیاسی کنٹرول عائد کرنا چاہتا ہے۔

گذشتہ چند ہفتوں کے دوران امریکہ اور مشترکہ منڈی کے رکن ممالک کے مابین ہونے والے مذاکرات کے نتائج اس امر کے غماز ہیں کہ ان کے مابین اس بات پر سمجھوتہ ہو رہا ہے کہ تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کو اپنا سرمایہ مغرب میں لگانے پر آمادہ کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ مالیاتی اور اقتصادی دشواریوں پر قابو پایا جا سکے اور ادائیگیوں کے توازن میں بڑھتے ہوئے گھاٹے کو پورا کیا جا سکے۔ اس معاملے میں بھی امریکہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ مغربی یورپ اور تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کے مابین بہتر [illegible] روابط استوار نہ ہوں تاکہ وہ عربوں کی دولت کے استعمال یا عرب ممالک کے ساتھ مالی کاروبار کے پورے نظام کو اپنے زیر کنٹرول لا سکے۔

اس میں اب کرنسیوں اور سونے کے مابین باہمی انحصار کے مسئلے کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور واشنگٹن اس مسئلے کو بھی مغربی یورپ کے مفادات کو قربان کر کے حل کرنا چاہتا ہے۔ امریکی وزارت خزانہ کے انڈر سیکرٹری کے مطابق امریکہ اس بات کا خواہشمند ہے کہ وسطی مغربی یورپ کے بنک کھلی منڈی میں سونے کی خرید کا سلسلہ بند کر دیں۔ اس طرح امریکہ سونے اور کرنسیوں کے مابین تعلق کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ ڈالر کی اجارہ دارانہ متزلزل حیثیت کو کرنسی کی بین الاقوامی منڈیوں میں مستحکم کر سکے۔

واشنگٹن مذکورہ بالا اختلافات کو مغربی یورپ اور امریکہ کی ہم آہنگ اور مربوط کارروائیوں کی بنیاد پر مشترکہ کوششوں کے ذریعہ دور کرنا چاہتا ہے لیکن اس معاملے میں عملی اقدامات کرنے سے متعلق امریکہ نے ایسی لازمی شرائط عائد کر دی ہیں جو صرف اس کے مفاد میں ہیں لیکن یہ کوششیں ابھی تک بے نتیجہ ثابت ہوئی ہیں۔ اور اقتصادی اور کرنسی کے معاملات میں صورتحال دشوار سے دشوار تر ہوتی جا رہی ہے۔

اس کے بعد ہی واشنگٹن نے مشرق وسطیٰ میں فوجی مداخلت کے امکان کی جانب اشارہ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مغربی ممالک کے لئے جو مکمل طور پر مشرق وسطیٰ کے تیل کے محتاج ہیں، فوجی قوت کے استعمال کی یہ دھمکی انتہائی تباہ کن ثابت ہوگی۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ امریکہ کے تیل کے قومی ذخائر سے اتنا تیل نکالا جا رہا ہے جو اس کی ۸۵ فیصد تیل کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہے اس کے علاوہ امریکہ میں تیل کے ایسے بھی ذخائر موجود ہیں جن سے ابھی تیل نہیں نکالا گیا ہے۔ مثلاً الاسکا کے ساحلی علاقوں کے تیل کے ذخائر سے اندازاً ۳۰ سے ۴۰ ارب بیرل تیل حاصل ہوگا۔ جن کو امریکی بحریہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ امریکہ میں اس کے علاوہ بھی تیل کے بہت سے ذخائر ہیں۔ جن سے ابھی تیل نہیں نکالا جا رہا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اکتوبر ۱۹۷۳ء کی جنگ کے بعد عرب تیل کی امریکہ کو فراہمی پر پابندی کے بعد امریکہ نے اپنے ان غیر استعمال شدہ ذخائر سے تیل نکالنے کا سلسلہ شروع کیا۔ نہیں، ایسا نہیں کیا گیا۔ اس کے برعکس اس وقت تیل کی امریکی کارپوریشنوں نے، جو تیل کے بحران کی اصل ذمہ دار ہیں، خلیج میکسیکو کے ۱۵۰ تیل کے کنوؤں کو محفوظ کر دیا۔ تیل کے شدید بحران کے زمانے میں ان کارپوریشنوں نے اتنا زیادہ نفع کمایا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ خود امریکی کانگریس بھی ان کی اس نفع اندوزی پر دم بخود رہ گئی۔ عوام کے دباؤ کے نتیجے میں کانگریس کی ایک خصوصی کمیٹی نے کارپوریشنوں کی اس منافع اندوزی کی تحقیقات کا کام شروع کیا لیکن وہ اس کام کو پورے طور پر انجام دینے کی جرأت نہ کر سکی۔

مزید براں یہ مغربی یورپ نہیں بلکہ امریکہ ہے جہاں تیل کی درآمد میں دس لاکھ بیرل یومیہ کی کمی کرنے کے سلسلے میں خاموشی کے ساتھ غور و خوض ہو رہا ہے۔

ایک امریکی ماہر کے مطابق تیل کی درآمد میں اتنی کمی امریکہ کے تجارتی توازن برقرار رکھنے کی ضمانت دینے کے لیے کافی ہوگی۔ ایک دوسرے امریکی ماہر، پال لوئس کا کہنا ہے کہ تیل کے اخراجات میں اس قدر بچت مغرب میں امریکہ کی رہنمایانہ حیثیت کے استحکام اور تیل برآمد کرنے والے ممالک کے ساتھ مذاکرات میں امریکی موقف کی تقویت کے لیے کافی ہوگی۔

امریکہ یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر تیل پیدا کرنے والے ممالک کو دھمکیاں دینے میں حق بجانب ہے بہرکیف، فرانسیسی صدر ژسکار ڈی ایسٹینگ نے صدر فورڈ کے ساتھ اپنی حالیہ ملاقات میں یہ بات کہی کہ اس مسئلے کے سلسلے میں امریکہ کے طرز عمل میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ گذشتہ سال امریکہ نے تیل کی قیمت کم کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اب وہ خود اپنے وسائل کو ترقی دینے کی ہمت افزائی کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ تیل کی زیادہ قیمتیں اس کے لیے سازگار ہیں۔

لیکن تیل سے تیار کی جانے والی اشیا کی ترسیل کی طرح تیل کی قیمتیں بھی سب سے زیادہ مغربی یورپ کے ممالک کے لئے تشویش کا باعث ہیں یہی سبب ہے کہ وہ تیل پیدا کرنے والے ممالک سے براہ راست معاہدے کر کے تیل کی بین الاقوامی کمپنیوں اور خاص کر امریکی اداروں کی مصالحت سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

امریکی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ یہ صرف دولت ہی کی نہیں بلکہ سیاسی قوتوں کی بھی تقسیم نو پر منتج ہوگی۔ اور وہ اس میں سے کسی ایک کی بھی اجازت نہیں دے گی۔ خواہ اس کے لئے فوجی طاقت ہی کیوں نہ استعمال کرنا پڑے بہرکیف، اس قسم کی فوجی مہم کے نتائج کے بارے میں جنگ و جدل کو بے حد پسند کرنے والا شخص بھی زبان کھولے۔

شام لبنان اور اسرائیل

اسرائیل اور اسرائیل نواز ملکوں کی تمامتر کوششیں یہ ہیں کہ کسی نہ کسی طرح عرب حریت پسند طاقتوں کے درمیان پھوٹ ڈالدی جائے۔ اس غرض سے وہ بعض عرب ملکوں سے صلح اور مفاہمت کا رویہ بھی ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ دوسرے عرب ملکوں کو ان سے جدا کر دیا جائے اور صیہونیت کے غاصب پنجوں سے عرب حقوق کو چھڑانے کی جدوجہد کمزور کر دی جائے جنوبی لبنان کے خلاف اسرائیل کی مسلسل جارحیت صیہونی توسیع پسندوں کی اسی پالیسی کی غماز ہے۔

اب یہ کوئی راز نہیں ہے کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعے کے منصفانہ اور پائیدار حل کو روکنے کے لئے اسرائیل اور اس کی حامی طاقتوں کی ساری پالیسی اس پر مرکوز ہے کہ کسی طرح سے عرب محاذ میں پھوٹ ڈال دی جائے۔ اس کے لئے بعض عرب ملکوں سے مفاہمت بھی گوارا ہے اس کے ساتھ ساتھ دوسرے عرب ملکوں پر دباؤ بڑھایا جاتا ہے اور ان کو الگ تھلگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس منصوبے کا ایک حصّہ یہ بھی ہے کہ شام اور لبنان کے درمیان تنازعات اور اختلافات پیدا کئے جائیں۔ اس کوشش کو شام کے صدر حافظ الاسد کے حالیہ دورۂ لبنان سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اسرائیلی سیاستدانوں کو اس سے بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ لبنان کے خلاف اسرائیل کی متواتر جارحیت اور جنوبی لبنان پر حملے کا اصل مقصد لبنان حکومت اور فلسطینی تنظیم آزادی کی صفوں میں پھوٹ ڈالنا ہے۔ اسرائیلی کوششوں کے برعکس لبنانی حکومت شام سے اتحاد کو مستحکم کرنے اور اپنی دفاعی صلاحیتوں کو زیادہ طاقتور بنانے پر مجبور ہو گئی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ لبنان کے صدر سلیمان فرنجی اور صدر حافظ الاسد کے درمیان اتفاق رائے اور دوستی سے سب سے زیادہ تکلیف صیہونی توسیع پسند حلقوں کو ہوئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس سے اسرائیل کا وہ منصوبہ ناکام ہوگیا جس کا مقصد شام کو عرب دنیا میں الگ تھلگ کر دینا تھا۔ بیروت اور دمشق کے درمیان دوستی اور مفاہمت کے کافی اہم اثرات رونما ہو سکتے ہیں۔ اس سے عرب اتحاد اور تعاون کو فروغ پہنچے گا۔ پھر اس کے دفاعی اور سیاسی مضمرات بھی ہیں۔

اس وقت جبکہ اسرائیلی توپخانہ برابر جنوبی لبنان کے سرحدی علاقوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔ اور اسرائیل کے طیارے لبنان کی فضائی حدود کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔ شام اور لبنان کے لیڈروں کے اعلیٰ سطحی مذاکرات کی بہت اہمیت ہے۔ ان کے مذاکرات سے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔ شام نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ لبنان کو سیاسی فوجی اور اقتصادی شعبوں میں مزید امداد فراہم کرے گا۔ تاکہ لبنان اسرائیل کی جارحیت کا مؤثر مقابلہ کر سکے اور اپنی آزادی اور علاقائی حدود کا دفاع کر سکے۔ شام اور لبنان کے لیڈروں کی سربراہ ملاقات کے بعد مشترکہ اعلامیہ کے اجرا کے اگلے دن ہی اسرائیلی وزیر دفاع شمعون پریس نے لبنان کو نئی دھمکیاں دی ہیں۔ اس پر بین الاقوامی مبصرین نے کہا ہے کہ اسرائیل جنوبی لبنان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اس کے اس منصوبے سے شام کو بھی خطرہ لاحق ہے۔ خاص طور سے جولان میں متعین شامی فوجوں کو شام لبنان مشترکہ اعلامیہ نے اسرائیل کو اسی طرح تنبیہ کی ہے کہ اب وہ اپنی سرحدوں پر ایک نیا محاذ کھولنے سے قبل کئی بار سوچے گا۔

اس کی اس حرکت سے مشرق وسطیٰ میں ایک بار پھر جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں اس خطرے کو ختم کرنے اور ۱۹۶۷ء میں مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کی واپسی کے ساتھ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کو حل کرنے کی تمام کوششیں درحقیقت فلسطینی عوام کے حقوق کی بحالی کے ساتھ ہی ممکن ہیں۔ یہ لازم و ملزوم ہیں۔ یہی سبب ہے کہ صدر حافظ الاسد اور سلیمان فرنجی نے بھی فلسطینی عوام کے جائز قومی حقوق کی بحالی کی جدوجہد کی حمایت کی ہے۔ یہ فیصلہ رباط کے عرب فیصلوں کے مطابق بھی ہے۔

لاڑکانہ میں

لاڑکانہ میں آپ مندرجہ ذیل مقامات سے ترجمان اسلام حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۔ مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن وو دائی روڈ لاڑکانہ سندھ۔

۲۔ عبداللہ بوٹ سٹور بندر روڈ شاہی بازار لاڑکانہ سندھ۔

مشاہیر اسلام　　　باسمہٖ تعالیٰ　　　سیّد نفیس الحُسینی

حُجّۃ الاسلام حضرت مولانا محمّد قاسم نانوتوی قُدّس سرّہٗ

قسط ۵

اپنے معاصر تذکرہ نگاروں کی نظر میں

"حدائق الحنفیہ"، "انوار العارفین" اور "سفینۂ رحمانی" کے بعد اب:

"انوارُ العاشقین"

پیشِ نظر ہے۔ یہ اردو زبان میں بزرگانِ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کا مبسوط تذکرہ ہے۔ اس کے مؤلّف شیخِ طریقت حضرت مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب انبٹھوی صابری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ کتاب کا آغاز یوں فرماتے ہیں:

"عاجز گنہگار مسکین خطا شعار مشتاق احمد حنفی چشتی انبٹھوی عرض کرتا ہے کہ حضرت مقدام الفضلاء فخر العلماء، حقائق آگاہ، معارف دستگاہ شیخ الاسلام مولانا محمد انوار اللہ شاہ چشتی قادری حیدر آبادی متّع اللہ المسلمین بطول حیاتہم خلیفۂ خاص شیخ المشائخ قطب زمان خود حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر چشتی صابری مکی نور اللہ مضجعہٗ نے وقت ملاقات ۱۳۳۱ھ ہجری میں بمقام دار الخیر اجمیر صانہ اللہ عن الفتن والضیر یہ ارشاد فرمایا کہ خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ کے مشائخ کے حالات ایک کتاب میں مختصر طور پر جمع کرنے چاہئیں کیونکہ اس سلسلہ کے متاخرین مشائخ اور اولیاء کا ذکرِ خیر جیسا کہ چاہیے اب تک قلمبند نہیں ہوا۔ لہٰذا یہ عاجز کہ اس سلسلۂ شریفہ کے بزرگوں کا نام لیوا اور کفش بردار ہے حسب ارشاد فیض بنیاد حضرت مولانا ممدوح اپنے معلومات کے مطابق معتبر کتابوں سے حضرات موصوفین کے حالات جمع کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔"

"انوار العاشقین" $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز کے ۱۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تذکرہ ۱۳۳۲ھ (۱۹۱۴ء) میں مجلس اشاعت العلوم حیدر آباد دکن کے اہتمام سے عثمان پریس حیدر آباد دکن میں پہلی مرتبہ طبع ہوا۔ فاضل مؤلّف نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر اپنے زمانے کے مشائخِ چشتیہ صابریہ تک کے حالات نہایت تحقیق سے قلمبند کیے ہیں اور حتی المقدور تمام ہی شاخوں کا احاطہ کیا ہے۔ مؤلّف مرحوم خود بھی سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے ایک صاحبِ نسبت بزرگ تھے۔ انہیں حضرت حافظ محمد صابر علی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت و خلافت تھی سلسلۂ طریقت حسبِ ذیل ہے:

حضرت مولانا مشتاق احمد انبٹھوی از حضرت حافظ محمد صابر علی رامپوریؒ از میاں جی کریم بخش رامپوریؒ (م ۱۳۱۶ھ) از حضرت مولانا محمد حسن محدث عرف مولانا محمد بخش رامپوریؒ از حضرت شیخ امام علی رامپوریؒ از حضرت سیّد شاہ امیر الدین شاہ آبادیؒ از حضرت مولانا سید غلام علی شاہ مرشد آبادیؒ از حضرت شاہ محمد حیات سلیمانویؒ از حضرت شاہ محمد جمال محبوب الٰہی ربنویؒ از حضرۃ شیخ محمد اعظم جی ربنویؒ از حضرت شاہ غریب اللہ اختیار پوریؒ از حضرت شیخ محمد جی گنگوہیؒ از حضرت شیخ محمد صادق گنگوہیؒ از حضرت شاہ ابو سعید گنگوہیؒ از حضرت شیخ نظام الدین تھانیسریؒ از حضرت شیخ جلال الدین تھانیسریؒ از حضرت شیخ قطبِ عالم عبد القدوس گنگوہیؒ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین

"مؤلف انوار العاشقین" نے حضرت قطبُ الاقطاب مُرشد العلماء حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی (م ۱۳۱۰ھ) کا زمانہ بھی پایا ہے۔ وہ حضرت حاجی صاحب سے غایت درجہ حسن عقیدت رکھتے تھے۔ انہوں نے دیگر مشائخ کے علاوہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے شیوخِ سلسلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا تذکرہ بھی بڑے والہانہ انداز میں کیا ہے۔ حضرت حاجی صاحبؒ کے دادا پیر حضرت سیّد عبد الرحیم شہید ولایتی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

”آپ افغانستان سے طلبِ نامِ مولا میں نکلے۔ پہلے حضرت شاہ رحم علیؒ سے جو مقام پنجلاسہ ضلع انبالہ میں مقیم تھے۔ خاندانِ عالیہ قادریہ میں مشرف بہ بیعت ہوئے اور عرصہ تک ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف رہے، آخر حصولِ نسبتِ عشقیہ چشتیہ صابریہ کا شوق غالب ہوا۔ امروہہ پہونچ کر حضرت شاہ عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر نسبتِ چشتیہ کو حاصل کیا اور اس طریقۂ علیہ کے سلوک کو پورا کیا اور اپنے بعد اپنا جانشین اور خلیفہ حضرت میاں جی شاہ نور محمد جھنجانویؒ کو مقرر کیا۔ پھر آپ نے ہمراہ حضرت سیّد احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بمقابلۂ سکھاں ۱۲۴۶ھ میں ماہ ذی قعدہ کی ۲۷ کو درجۂ شہادتِ کبریٰ سے سرفرازی حاصل کی رحمۃ اللہ علیہ“

شیخ المشائخ حضرت میاں جی نور محمد جھنجانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرامؒ میں حضرت حاجی صاحب کے بارے میں اقتباس ملاحظہ ہو:

”مگر حضرت قبلۂ عالم حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ سے ایسا فیض جاری ہوا کہ اکثر ممالکِ اسلامیہ ہندوستان و عربستان و ترکستان وغیرہ میں آپ کے خلفاء پہونچے اور ارشادِ طریقت اور اشاعتِ اسلام و تعلیمِ سلوک سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ میں مصروف ہوتے۔ ایک عالم کو رنگ دیا“

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء سے بھی گہرے روابط تھے۔ خاص طور پر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ قدس سرہٗ اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ اور دیگر بزرگان دیوبند سے تو انہیں والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ ذیل کا اقتباس انہی جذبات کا آئینہ دار ہے:

”حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء بے شمار ہر دیار و امصار میں ہیں۔ متاخرین چشتیہ صابریہ میں (با وجود قیام مکہ معظمہ کے کہ وہاں حاضر ہو کر شہرت کا ہونا نادر ہے) حضرت ممدوحؒ کے برابر مشائخ میں سے کسی کو اس درجہ شہرت نہیں ہوئی۔ منجملہ آپ کے خلفاء کے حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ مُسلّم علماء اور صلحاء سے گذرے ہیں۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء بھی آج کل مقدس بزرگ اور عالمِ باعمل مانے جاتے ہیں۔ جیسے مولانا حضرت محمود حسن صاحب دیوبندی صدر مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبٹھوی صدر مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب رائے پوری، حضرت مولانا صدیق احمد صاحب انبٹھوی اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب کے صاحبزادہ مولانا حکیم مسعود احمد صاحب خاص گنگوہ میں مولانا کے جانشین اور اوقات کے پابند ہیں، راقم الحروف ان سے مل کر خوش ہوتا ہے اور جس طرح حضرت مولانا رشید احمد صاحب عاجز کے ساتھ نوازش و کرم سے پیش آتے تھے اسی طرح حکیم صاحب کمال شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ یہ حضرات تو مولانا کے خلفاء ہیں، مگر جناب مولوی شاہ ظہور احمد انبٹھوی کو جو نسبتِ خاص رُوحِ مُقدّس حضرت مولانا سے یہ عاجز راقم الحروف پاتا ہے وہ فنا فی الشیخ کے درجہ سے کم نہیں۔ لہٰذا یہ بدرجۂ اولیٰ خلافت کے لائق ہیں بَارَکَ اللّٰہُ فِی عُمْرِہِمْ وصلاحہم۔ حاجی وارث حسن صاحب بھی حضرت مولانا رشید احمد صاحب کے عمدہ خلفاء میں ہیں اور مشائخانہ طریقہ اور لباس صُوفیانہ رکھتے ہیں۔ حضرت مکرمی مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ سے عالم و جاہل دونوں کو فائدہ پہونچتا ہے۔ روایاتِ صحیحہ اور مضامینِ عالیہ نہایت آسان عبارت میں بیان فرماتے ہیں۔ بڑے قادر الکلام ہیں۔ زبردست مصنف ہیں۔ صدہا کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے اپنی تمام عُمر میں جہاں تک ہمیں معلُوم ہے، بوجہ کسرِ نفسی اور کمالِ تواضع کے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تھا۔ بیعت بھی حضرت قبلۂ عالم حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے نیابۃً کرتے تھے، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عشق اور محبت میں فنا تھے۔ کمالاتِ امدادیہ میں نقل کیا ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو ایک لِسان عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ شمس تبریزؒ کے واسطے مولانا رومی کو لسان بنایا تھا اور مجھ کو مولانا محمد قاسمؒ لسان عطا ہوئے ہیں اور جو میرے قلب میں آتا ہے، مولوی صاحب اس کو بیان کر دیتے ہیں مَیں بعض اصطلاحات نہ جاننے سے اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ عاجز راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں یہ عاجز ایک دفعہ حضرت مخدوم العالمین خواجہ سید مخدوم علاء الدین علی احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا تو اُس وقت حضورِ مخدُومؒ مولانا قاسم نانوتویؒ کی صورت میں نظر آئے اور حضرت عارف باللہ شیخی توکُل شاہ صاحب مجددی (انبالوی) رحمۃ اللہ علیہ نے عاجز سے فرمایا تھا کہ مَیں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ حضُور رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے جا رہے ہیں۔ مولانا محمد قاسمؒ تو جہاں پائے مُبارک حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پڑتا ہے وہاں دیکھ کر پاؤں رکھتے ہیں اور مَیں بے اختیار بھاگا ہُوں کہ حضورؐ کے پاس پہونچوں، چنانچہ مَیں آگے ہو گیا“

(انوار العاشقین، ص ۸۲ تا ۸۸)

رپورٹ: زاہد الراشدی

دینی مدارس کے تحفظ کیلئے علماء کرام کا اہم فیصلہ

اتحاد و یگانگت کا رُوح پرور منظر

دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کے فیصلہ کے بارے میں اخبارات نے گزشتہ دنوں جو خبر شائع کی تھی اس نے ہر دین دار شخص کو دینی اداروں کے مستقبل کے بارے میں تشویش اور اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ ملک کے دوسرے شہروں کی نسبت دینی مدارس کے مرکز ملتان میں زیادہ گہما گہمی رہی۔

قائدِ جمعیّۃ کی پریس کانفرنس

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سوات اور ہزارہ کے زلزلہ زدہ علاقہ کے دورے سے واپس تشریف لائے تو مقامی جمعیۃ نے آپ کی آمد پر جمعیۃ کے ضلعی دفتر لوہاری گیٹ میں پریس کانفرنس کا اہتمام کیا۔ اس پریس کانفرنس سے مفتی صاحب نے زلزلہ زدہ علاقہ میں حکمران پارٹی کی دھاندلیوں امدادی سامان میں خرد بُرد اور دیگر اہم امور پر روشنی ڈالی۔ حج پالیسی کے سلسلہ میں وزیر امورِ مذہبیہ کے کاروباری مفادات اور حُجّاجِ کرام کی حجاز مقدس میں کس مپرسی کو بے نقاب کیا، سرحد میں ہونے والے بموں کے دھماکوں کا ذکر فرمایا۔

”ہوشیار بم“

اس سلسلہ میں آپ نے ایک دلچسپ بات فرمائی۔ آپ نے کہا یہ بم اتنے ہوشیار ہیں کہ پیپلز پارٹی یا قیوم لیگ کے لیڈروں کے گھروں میں اس قدر احتیاط کے ساتھ پھٹتے ہیں کہ کوئی جانی یا بڑا مالی نقصان نہیں ہو پاتا بس بم پھٹتے ہیں اور علاقے میں اپوزیشن کے کچھ اور ورکر آہنی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے دینی مدارس کے سلسلہ میں خبر پر تبصرہ کیا اور فرمایا کہ مدارس کو قومی تحویل میں لینے کا اقدام مداخلت فی الدین کے مترادف ہوگا اور اس کی مزاحمت کی جائے گی۔ آپ نے کہا اگر بالفرض حکومت نے مدارس پر قبضہ کر بھی لیا تو مدارس عمارتوں کا نام نہیں، استاذ اور شاگرد کا نام ہے۔ ہم طلبہ کو درختوں کے نیچے، گلیوں اور میدانوں میں بیٹھ کر پڑھائیں گے اور وہی ہمارا مدرسہ ہوگا۔ ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ اگر کچھ مفاد پرست حضرات نے تنخواہوں کی لالچ میں اس فیصلہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا تو؟

مفتی صاحب نے فرمایا: طلبہ ایسے اساتذہ سے ہرگز نہیں پڑھیں گے۔

وفاق المدارس کا اجلاس

۲۶ جنوری کو صبح ۱۱ بجے خیر المدارس میں وفاق المدارس العربیہ کا اجلاس صدر وفاق حضرۃ علامہ محمد یوسف بنوری مدظلہٗ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں وفاق کے تنظیمی امور اسے زیادہ منظّم، فعّال اور مضبوط بنانے کی ضرورت اور مدارس کے باہمی ربط میں اضافہ پر غور کیا گیا اور مدارس کو قومی تحویل میں لینے کے سوال پر بھی غور و خوض کیا گیا۔

قائدِین کا پُرجوش استقبال

اس سے قبل جب مُفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ اور حضرت علامہ محمد یوسف بنوری مدظلہٗ وفاق کے اجلاس میں شرکت کے لیے خیر المدارس پہنچے تو طلبہ کی ایک بڑی تعداد نے مفتیٔ اعظم زندہ باد، علامہ یُوسُف بنّوری زندہ باد، بھٹو پالیسی مُردہ باد اور جمعیۃ علماءِ اسلام زندہ باد کے پرجوش نعروں سے دونوں رہنماؤں کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم کی تشریف آوری پر بھی طلبہ نے اسی جوش و خروش اور عقیدت و محبت کا مظاہرہ کیا

علماء کرام کا مشترکہ اجلاس

ظہر کی نماز کے بعد خیر المدارس کے وسیع دار الحدیث میں ملک بھر کے دینی مدارس کے نمایندوں کا مشترکہ اجلاس حضرت علامہ مُحمد یُوسُف بنّوری مدظلہٗ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں دیوبندی، اہلِ حدیث اور بریلوی مکاتب فکر کے مندرجہ ذیل سرکردہ علماء کرام کے علاوہ پنجاب، سرحد، سندھ کے

مدارس سے کم وبیش چار سو مندوبین شریک ہوئے۔

حضرات دیوبندی

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، کراچی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، ملتان۔ حضرت مولانا ایوب جان بنوری، پشاور، حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب لائل پور، حضرت مولانا عبیداللہ انور لاہور، حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی ساہی وال، حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول۔

حضراتِ اہلِ حدیث

مولانا معین الدین صاحب لکھوی۔ میاں فضل حق صاحب لاہور، مولانا حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف لائل پور، مولانا محمد اسحاق صاحب چیمہ

حضراتِ بریلوی

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کراچی، علامہ محمود احمد رضوی لاہور، پیر کرم شاہ صاحب ازہری بھیرہ، مفتی محمد حسن صاحب نعیمی لاہور مولانا احمد سعید صاحب کاظمی ملتان، مولانا حامد علی صاحب ملتان۔

اجلاس کا آغاز مولانا قاری عبدالسمیع سرگودھوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت علامہ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، نے اجلاس کی غرض و غایت پر مفصل روشنی ڈالی۔

مفتی اعظم کا خطاب

آپ نے فرمایا: تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کے منتظمین کو آج اس مقصد کے لیے دعوت دی گئی ہے کہ اس اعلان پر غور و خوض کیا جائے جو گذشتہ دنوں اخبارات میں شائع ہوا ہے اور جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لے رہی ہے۔

یہ خبر پڑھ کر وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے میں نے اس کے مضمرات پر غور کیا اور صدر وفاق حضرت علامہ محمد یوسف بنوری سے فون پر رابطہ قائم کر کے ان سے تبادلہ خیال کیا۔ ملتان سے مولانا ابوالحسن قاسمی نے فون پر حالات بتائے۔ یہاں مقامی طور پر مدارس کا ایک اجلاس ہو چکا تھا انہوں نے اس کے بارے میں آگاہ کیا۔

وزیر امورِ مذہبیہ کا قصّہ

مفتی صاحب نے بتایا کہ میں نے اسلام آباد میں امورِ مذہبیہ کے وزیر سے رابطہ قائم کیا۔ اور ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ میں نے انہیں کہا کہ پاکستان کو جو پہلے ہی مسائلستان بن چکا ہے۔ بھٹو صاحب ایک مسئلہ کھڑا کرتے ہیں وہ ابھی حل نہیں ہوتا کہ دوسرا مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی اب الجھایا جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتی۔ یہ انتہائی پیچیدہ مسئلہ ہے اور یہ بھٹو صاحب کے زوال کا ذریعہ بنے گا۔

وزیر امور مذہبیہ نے کہا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ میں معلوم کر کے آپ کو کل بتاؤں گا لیکن ابھی تک انہوں نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں بتایا۔

مدارسِ دینیہ کی خدمات

مفتی صاحب نے فرمایا: برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں اور جن کے دلوں میں اسلامی احساسات و جذبات ہیں وہ انہی مدارس کی وجہ سے ہیں، اگر یہ مدارس نہ ہوتے، فرنگی دور میں یہ مدارس اسلام کی خدمت نہ کرتے، قرآن و حدیث سے مسلمانوں کے بچوں کو منسلک نہ رکھتے، خدا و رسولؐ کی محبت کا جذبہ بیدار نہ رکھتے تو آج کوئی بھی اسلام کا نام لیوا باقی نہ ہوتا۔ ان مدارس کی ایک تاریخ ہے اور مدارس نے بقائے اسلام کے لیے جو خدمات سرانجام دی ہیں، تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔

تعلیم دین جاری رہے گی

آپ نے بتایا کہ دنیا کی کوئی طاقت قرآن و حدیث کی تعلیم کو نہیں روک سکی، جس نے بھی اسے مٹانے کا ارادہ کیا وہ خود مٹ گیا، لیکن مدارس، طلبہ، علماء آج بھی زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے خود محافظ ہیں۔ اس لیے مجھے یقین ہے کہ حکومت ان مدارس کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی اور حکومت نے اگر ایسا کرنے کی کوشش کی تو ہم مزاحمت کریں گے، اس لیے کہ حکومت کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں۔

وقف پر قبضہ جائز نہیں

اس لیے کہ لوگوں نے عطیات وغیرہ دے کر دین کے ادارے قائم کیے ہیں۔ وہ وقف ہیں۔ ان اوقاف کے متولی موجود ہیں۔ اگر کوئی متولی خیانت کرتا ہے اور اس کی خیانت ثابت ہو جاتی ہے تو اسے معزول کیا جا سکتا ہے، لیکن بغیر کسی وجہ کے اوقاف کے متولیوں کو تبدیل کرنے اور مداخلت کرنے کا شرعاً کوئی جواز نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی انتظامی مسئلہ نہیں بلکہ عملاً مدارس کو ختم کر دینے کے مترادف ہے، کیونکہ عوام زکوٰۃ صدقات اور عطیات کے سلسلہ میں علما پر جو اعتماد کرتے ہیں حکومت پر انہیں وہ اعتماد نہیں۔ اس لیے سرکاری تحویل میں مدارس کے چلے جانے کے بعد عوام کے چندے یقیناً رک جائیں گے اور یہ مدارس ختم ہو جائیں گے۔

یہ ہمارا جمہوری حق ہے

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہر

جمہوری ملک میں مسلمانوں کو یہ حق ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے آزادانہ طور پر ادارے قائم کر سکتے ہیں۔ دین کی اشاعت اور تعلیم و تربیت کی آزادی ہمارا جمہوری حق ہے۔ جو سرکاری تحویل میں لیے جانے کے بعد یقیناً مجروح ہوگا۔ یہ آزادی بحال نہیں رہے گی اور وہی حالت ہوگی جو آج اوقاف کے خطیبوں اور مساجد کی ہے۔ شاید یہ کسی کو غلط فہمی ہے کہ اس طرح وہ عُلماء کو اور اہل حق کو پابند کر سکے گا اور شاید اس کی سوچ یہ ہو کہ علماء ملازم ہونگے انہیں اپنے حق میں استعمال کیا جا سکے گا اور ان پر میری حکومت ہوگی، لیکن اگر آج یہ مجلس اعلان کر دے کہ کوئی عالم سرکاری ملازمت اختیار نہ کرے اور کوئی طالب علم ضمیر کا سودا کر کے سرکاری ملازمت اختیار کرنے والے استاذ سے نہ پڑھے تو مدرسین اور طلبہ کی کم سے کم ۹۰ فی صد اکثریت ہمارے ساتھ ہوگی اور حکومت اس محاذ پر ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حکومت کی مقبوضہ عمارتیں اسی طرح خالی کی خالی رہیں گی۔

مدرسہ عمارت کا نام نہیں

وہ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ مدرسہ عمارت کا نام ہے۔ ہم عمارت پر قبضہ کر لیں گے تو مدرسے پر قبضہ ہو جائے گا، لیکن مدرسہ تو استاذ اور شاگرد کا نام ہے۔ اس لیے اگر بالفرض حکومت مدارس پر قبضہ کر بھی لے تو یہ قبضہ مدارس پر نہیں، بلکہ عمارتوں پر ہوگا۔ ہم طلبہ کو باہر گلیوں اور میدانوں میں درختوں اور چھپروں کے نیچے پڑھائیں گے۔ وہی ہمارے مدارس ہوں گے۔ ہم پوری محنت سے پڑھائیں گے اور جو اہلِ خیر آج ان مدارس کے سلسلہ میں ہماری امداد کرتے ہیں یقیناً وہ اس سے بھی دگنی ہماری مدد کریں گے۔ اسلامی علوم کی اشاعت جاری رہے گی اور کوئی طاقت اس پر قدغن نہیں لگا سکتی۔

اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے

مفتی صاحب نے فرمایا اگر آج ہم اتحاد و یگانگت کے ساتھ یہ طے کر لیں کہ مدارس کو ہر قیمت پر بچانا ہے تو جس طرح تحریکِ ختم نبوت میں باہمی اتحاد کی بدولت کامیابی ہوئی ہم اس مہم میں کامیاب ہوں گے۔

یہ اجلاس اس لیے طلب کیا گیا تاکہ اس سلسلہ میں باہمی مشاورت سے تمام مکاتبِ فکر اجتماعی طور پر کوئی مؤثر قدم اٹھا سکیں۔

تنظیم قائم کی جائے

میری رائے ہے کہ اس اقدام کی واضح طور پر مذمت کی جائے اور یہ واضح کر دیا جائے کہ یہ سکولوں اور کالجوں کو قومیانے کا مسئلہ نہیں۔ ان مدارس کی ایک تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو مسخ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور ان مدارس کو تحویل میں لینے میں سیاسی مقاصد کارفرما ہیں۔ اس لیے ہم ہر قسم کی قربانی دیں گے اور مدارس کو ختم کرنے کی سازش کو ناکام بنا دیں گے۔

اس کے علاوہ ہمیں تمام مکاتبِ فکر کے مدارس کی ایک مشترکہ تنظیم قائم کرنی چاہیے جو مدارس کی بقا و تحفظ کے متفقہ لائحۂ عمل طے کرے۔

عَلّامہ عبدُالمُصطفٰے الازہری

ایم۔ این۔ اے

نے خطاب کرتے ہوتے فرمایا کہ علماء کرام نے جن مشکلات و مصائب میں دینی مدارس قائم کیے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے۔ ان عُلماء نے ظاہری اسباب اور حکومت کی امداد کے بغیر محض دین اسلام کی اشاعت کے لیے جدوجہد کی اور رفتہ رفتہ دینی مدارس ترقی کی منازل طے کرتے رہے۔ ایک بستی میں عالمِ دین نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تعلیم کا کام شروع کر دیا اس وقت نہ عمارت تھی نہ چندے کا وسیع سلسلہ تھا۔ رفتہ رفتہ عمارت بھی بن گئی اور چندے کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ کم و بیش تمام مدارس کی یہی کیفیت ہے۔

اس سازش کی بنیادی وجوہ

آپ نے کہا میرے خیال میں اس اقدام کی بنیادی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ ملک میں کچھ ایسے مضبوط عناصر جو علوم دینیہ اور اسلامی جذبات سے بہرہ ور ہیں سیاسی میدان میں برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اسمبلی میں علامہ مفتی محمود صاحب اور دُوسرے عُلماء موجود ہیں۔ ہمیں دیکھ کر سوشلسٹ عناصر پہلے بہت بھناتے تھے جیسے جنگل میں شیر آگیا ہو۔ اب تو وہ بہت پریشان ہیں، عُلماء کو بدنام کرنے کے تمام حربے ناکام ہو چکے ہیں اس لیے اب انہوں نے یہ سوچا ہے کہ یہ مدارس جہاں سے یہ عنصر برابر تیار ہو کر میدانِ سیاست میں آرہا ہے ان مدارس کو ہی قبضہ میں کر لیا جائے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ تحریکِ ختم نبوۃ میں حکومت نے ان مدارس کی قوت کو محسوس کر لیا ہے۔ حکومت نے ہر طرف راستے پر پابندی لگا دی تھی، لیکن مساجد میں ان پابندیوں کو چیلنج کر دیا گیا۔ تحریک جاری رہی اور بالآخر حکومت کو مجبوراً ان عوامی مطالبات کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔

یہ محاذ ان کے لیے بڑا سخت تھا۔ اس لیے وہ اسے بے اثر کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے عُلماء کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور مل جُل کر ان آزاد مراکز کی آزادی اور تقدس کی حفاظت کے لیے جدّوجہد کرنی چاہیے۔

باقی آیندہ

جواہرات

ترتیب : امجد علی شاکر

توجہ طلب شہ پارے

"طلب وسعی کی زندگی بجائے خود زندگی کی سب سے بڑی لذت ہے۔ بشرطیکہ سچی [illegible] کی راہ میں ہو"

[illegible]

"ان کی آواز گو ان کے حلق سے نکلتی ہے لیکن چونکہ حق صداقت کی آواز ہوتی ہے۔ اس کے لیے ان کی نہیں بلکہ صورت الٰہی کی صدائے لازوال ہوتی ہے۔ وہ راہِ الٰہی میں مجاہد ہوتے ہیں۔ پس خدا بھی ان کو اپنی فوج بنا لیتا ہے اور ان کے ہاتھ میں اپنی تائید و نصرت کا حربہ دے کر ایک پیچھے رہ کر لڑانے والے سپہ سالار کی طرح خود لڑتا ہے"

ابوالکلام آزادؒ

"ان زخارف کی کیا ہستی ہے وہ مقصود و مطلوب اعلیٰ جو تمہارا اصل نصب العین ہے مگر جسے تم بھولے ہوتے ہو وہ بھی تمہیں خود ڈھونڈے گا تاکہ تمہارے سامنے نمایاں ہو اور تمہاری امانت تمہارے سپرد کر دے"

ابوالکلام آزادؒ

"پھر تمہاری زبان سے جو کچھ نکلے گا۔ اللہ کے فرشتے اسے اپنے پروں پر اٹھا لیں گے اور تم جب کبھی پکارو گے تو اثر و قبول کی ارواحِ سماویہ تمہاری صداؤں کو اپنی آغوش میں لے لیں گی۔ اگر زمین پر بسنے والے تمہارا ساتھ دینے سے انکار کر دیں گے تو یقین کرو کہ خدا اپنے ملائکہ موضین اور کروبیان مقربین کو اتار لے گا تاکہ وہ تمہارے پیچھے چلیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو وہ ہوا کے پرندوں اور دریا کی موجوں پہاڑوں کی چوٹیوں اور درختوں کی ڈالیوں کو حکم دے گا کہ تمہاری سچائی اور راست بازی پر گواہی دیں"

الداء والدواء

"راحت و الم کا احساس ہمیں باہر سے لا کر کوئی نہیں دیتا۔ یہ ہمارا ہی احساس ہے جو کبھی زخم لگاتا ہے کبھی مرہم بن جاتا ہے"۔

غبارِ خاطر

"جس حالت کو ہم سکون سے تعبیر کرتے ہیں اگر چاہیں تو اس کو موت سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔ موج جب تک مضطرب ہے زندہ ہے، آسودہ ہوئی اور معدوم ہوئی۔ فارسی کے ایک شاعر نے دو مصرعوں میں سارا فلسفہ حیات ختم کر دیا تھا"

ابوالکلام آزادؒ

"موجیم کہ آسودگی ما عدم ماست
ما زندہ ازانیم کہ آرام نہ گیریم"

"یہ راہ اس طرح بھی طے نہیں کی جا سکتی کہ اس کے اٹکاؤ کے ساتھ دوسرے لگاؤ بھی لگائے رکھیے، راہ مقصود کی خاک بڑی ہی غیور واقع ہوئی ہے۔ وہ راہرو کی جبین نیاز کے سارے سجدے اس طرح کھینچ لیتی ہے کہ پھر کسی دوسری چوکھٹ کے لیے کچھ باقی نہیں رہتا"

ابوالکلام آزادؒ

"ایوان و محل نہ ہوں تو کسی درخت کے سائے سے کام لے لیں۔ دیبا و مخمل کا فرش نہ ملے تو سبزہ خودرو کے فرش پر جا بیٹھیں۔ اگر برقی روشنی کے کنول میسر نہ ہوں تو آسمان کی قندیلوں کو کون بجھا سکتا ہے؟ اگر دنیا کی ساری مصنوعی خوشنمائیاں اوجھل ہوگئی ہیں تو ہو جائیں۔ صبح اب بھی ہر روز مسکرائے گی۔ چاندنی اسے بھی ہمیشہ جلوہ فروشیاں کرے گی، لیکن اگر دل زندہ پہلو میں نہ رہے تو خدارا بتلائیے اس کا بدل کہاں ڈھونڈیں؟ اس کی خالی جگہ بھرنے کے لیے کس چولھے کے انگارے کام دیں گے"

بلاشبہ مذہب کی وہ پرانی دنیا جس کی مافوق الفطرت کارفرمائیوں کا یقین ہمارے دل و دماغ پر چھایا رہتا تھا۔ اب ہمارے لیے باقی نہیں رہی۔ اب مذہب بھی ہمارے سامنے آتا ہے تو عقیلت اور منطق کی ایک سادہ اور بے رنگ چادر اوڑھ کر آتا ہے اور ہمارے دلوں سے زیادہ ہمارے دماغوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہے۔ تاہم اب بھی تسکین اور یقین کا سہارا مل سکتا ہے تو اسی سے مل سکتا ہے" غبار خاطر

"بلاشبہ یہاں زندگی کا بوجھ اٹھا کے کانٹوں کے فرش پر دوڑنا پڑا، لیکن اس لیے دوڑنا پڑا کہ دیبا و مخمل کے فرش پر چل کر ان تقاضوں کا جواب نہیں دیا جا سکتا تھا۔ کانٹے کبھی دامن سے الجھیں گے، کبھی تلواروں میں چبھیں گے لیکن مقصد کی خلش جو پہلو تے دل میں چبھتی رہے گی نہ دامن تار تار کی خبر لینے دے گی نہ زخمی تلواروں کی"

"اس بزم سود و زیاں میں کامرانی کا جام کبھی کوتاہ دستوں کے لیے نہیں بھرا گیا۔ وہ ہمیشہ انہی کے حصہ میں آیا جو خود بڑھ کر اٹھا لینے کی جرأت رکھتے تھے"

غبار خاطر

رپورٹ - **عُمیر الہاشمی**

انسان کو اللہ تعالیٰ نے حقیقتِ جامعہ بنایا ہے

جامعہ اشرفیہ لاہور میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ کا

خطاب

بزرگانِ محترم ! اس جلسہ کا اصل مقصد جامعہ کے فضلاء کی دستار بندی ہے تاکہ جامعہ کی سال بھر کی کارگزاری معاونوں کے سامنے آجائے۔ اصل مقصد سال بھر کی کارگزاری اور اس کی تکمیل کا اعلان ہے۔ میں اس ذیل میں چند کلمات بہت مختصر وقت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ مختصر وقت میں نے اس لیے کہا کہ کچھ تو میں علیل و ضعیف بھی ہوں زیادہ بیان ہوتا بھی نہیں۔ کچھ اس وجہ سے کہ علماء کے اتنے بڑے مجمع میں ایک طالب علم کو ویسے بھی جرأت نہیں ہوتی کہ خواہ مخواہ حوصلہ پست ہوتا ہے۔

حضرت تھانویؒ کے پاس جب کبھی استاذ العصر حضرت شاہ صاحب[1] تھانہ بھون جاتے تو حضرت فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کے آنے سے میرے قلب پر ان کی علمی عظمت کا بوجھ پڑتا ہے۔ میں کچھ مرعوبیت سی محسوس کرتا ہوں۔ حضرت تھانویؒ عالم کامل عارف باللہ وہ حضرت شاہ صاحب کی علمی عظمت محسُوس کریں۔ حالانکہ شاہ صاحب ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ علم حق تعالیٰ جسے عطا فرمائے۔ یہاں اتنے علماء بیٹھے ہوئے ہیں آپ اندازہ کیجیے کہ میرے دل پر کتنا بوجھ پڑ رہا ہوگا اس بوجھ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اول تو قلت استعداد کی وجہ سے کوئی مضمون نہیں ہوتا اور ہوتا ہے تو وہ رفت ہو جاتا ہے۔

آپ حضرات نے اس جگہ بٹھلا دیا تو اس کا قدرتی تقاضا ہے کہ کچھ نہ کچھ کہا جائے۔ اس واسطے میں نے عرض کیا کہ اختصار ہو کہ کچھ علالت وضعف اور کچھ علماء کی موجودگی ہے کہ مَیں کچھ زیادہ عرض نہ کرسکوں اور مقصدِ اصلی دستار بندی ہے۔ اس کے لیے وقت بھی دینا ہے۔

بات صرف اتنی گذارش کرنی ہے کہ اس دنیا کے حالات اور اس کی اشیاء پر جہاں تک ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہر چیز یہاں مرکب ہے۔

یعنی ایک حصہ اس میں نمایاں ہے جس کو آپ جسم کہتے ہیں، صورت کہتے ہیں اور ایک حصہ مخفی ہے جس کو آپ روح کہتے ہیں جان کہتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز روح و جسم سے مرکب ہے۔ نہ جسم محض اس جہان میں ہے نہ روحِ محض۔ جسمِ محض ہو تو اس کا انجام گلنا سڑنا، ٹوٹنا اور پھٹنا ہوتا ہے وہ بغیر روح کے باقی نہیں رہ سکتا۔ اور رُوحِ محض بغیر جسم کے نمایاں نہیں ہوسکتی۔ وہ مخفی کی مخفی رہ جائے گی۔ اس لیے جب بھی دنیا میں کوئی چیز آئے گی تو وہ اپنی ہیئت، پیکر لے کر آئے گی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ جب بھی کوئی غیبی حقیقت ظاہر ہوگی تو وہ کوئی نہ کوئی پیکر، کوئی نہ کوئی پیراہن اختیار کرے گی اور وہ پیرایہ اسی کے مناسب حال ہوگا جو اللہ نے اس کے لیے تجویز کیا۔ مثلاً گلاب کی خوشبو ایک حقیقت ہے۔ وہ جب بھی نمایاں ہوگی تو گلاب کی پتی میں نمایاں ہوگی۔ یہ نہیں کہ کیکر کے پتوں میں نمایاں ہوجاتے۔ وہ تو اپنی مناسب صورت اختیار کرے گی۔

خربوزہ ہے، اس کا ایک ذائقہ ہے۔ جیسا بھی آپ تلاش کریں گے تو اس کو خربوزے کی ہیئت میں تلاش کریں گے۔ یہ نہیں کہ آپ اسے آم کی ہیئت میں خربوزے کا مزا ڈھونڈنے لگیں اس لیے کہ ان ذائقوں کو اللہ نے انہیں کے مناسب شکل دی ہے وہ غیر شکل میں نمایاں نہیں ہو سکتے۔

انسان کو حق تعالیٰ شانہ نے حقیقتِ جامعہ بنایا جس میں سارے ظاہری اور باطنی کمالات ہیں۔ اس کے مناسب حال یہی صورۃ ہے جو آپ کی صورت نوعیہ ہے۔ یہ حقیقت کسی جانور کی شکل میں ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اسی انسانی پیکر میں ظاہر ہوگی۔

تو ہر حقیقت قدرتاً چاہتی ہے کہ میرے مناسب صورت ہو۔ ہر صورت چاہتی ہے کہ میرے مناسب اس میں حقیقت ڈالی جائے۔ اللہ کے ہاں بے جوڑ قصہ نہیں کہ حقیقت کوئی سی ہو اور صورت کوئی دیدے۔ ہر صورت کے مناسب حقیقت اور ہر حقیقت کے مناسب صورت۔

---

[1] علامہ انور شاہ کشمیری

ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے:

التمسوا الخیر فیہ شان
الوجوہ ۔

یعنی خیر تلاش کرو خوب صورت
چہروں میں ۔

یعنی اگر چہرہ مہرا اچھا ہے تو اندر بھی خیر ہوگی، چہرہ میرا خراب ہے تو اس درجہ کی نہیں ہوگی۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ قادر مطلق ہے وہ چاہیں تو بہتر سے بہتر صورت میں بری حقیقت ڈال دیں اور چاہیں تو بُری سے بُری صورت میں بہترین حقیقت ڈال دیں۔ یہ درحقیقت ان کے قبضہ کی بات ہے لیکن سنت اللہ یہی ہے کہ جیسا پیکر ہوگا ویسی ہی حقیقت ظاہر ہوگی۔

غالباً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مؤرخین لکھتے ہیں کہ سڑک پر ایک عورت کوئلے جیسی تھی اور جتنی بدصورتی کی علامتیں ہیں وہ ساری اس میں جمع تھیں۔ غرض اس کی صورت کو دیکھ کر نفرت آتی تھی۔ وہ حاملہ پائی گئی۔ لوگوں کو حیرت تھی کہ اس غلیظ کی طرف کس نے توجہ کی ہوگی۔ یہاں تک کہ حکومت میں یہ سوال پیدا ہوگیا کہ آخر ایسی گندی عورت کی طرف کون متوجہ ہُوا ہوگا؟ کوئی نہایت ہی گندی طبیعت کا آدمی ہوگا۔ سی آئی ڈی کو لگایا گیا کہ اس کا پتہ چلاؤ کہ کون اس گھٹیا حقیقت کا آدمی ہے جو اس عورت کی طرف متوجہ ہوا۔

خیر پولیس نے بہرحال ایک آدمی کو پیش کیا، نہایت حَسین وجمیل آدمی نہایت ہی دیدہ زیب اس کی صورت۔ دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ ایسے پاکیزہ صورت کے مالک انسان سے ایسا بُرا فعل کیسے سرزد ہُوا؟ یہ فرشتہ صورت آدمی اور اس غلیظ عورت کی طرف کیسے متوجہ ہوا۔ حیرت ہوئی۔

پولیس سے سوال کیا گیا کہ تم نے یہ کیسے پہچانا؟ (فوٹوگرافر فوٹو لینے لگے تو آپ نے فرمایا بھئی یہ جو فوٹو لیتے ہیں شرعاً ممنوع ہے ہمیں بدنام نہ کریں، آپ خواہ مخواہ تصویریں لے کر) پولیس نے کہا کہ یہ اصل میں عرائض نویس ہے جیسے تحصیل تھانے پر لوگ عرضیاں لکھنے کے لیے بیٹھے رہتے ہیں اور اُجرت لیتے ہیں۔ یہ بھی عرائض نویس ہے جہاں اس کی چٹائی بچھی ہوئی تھی وہاں ایک گندے پانی کی نالی بہہ رہی تھی۔ اس کی دوات خشک ہوگئی تو انہوں نے بے تکلف جو گندہ پانی نالی میں بہہ رہا تھا دوات میں ڈال لیا تو پولیس نے جا کر پکڑ لیا کہ جو ایسی گندی حرکت کر سکتا ہے وہ اس عورت کے ساتھ ملوث بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی طبیعت میں گندگی ہے۔ جب پکڑنے کے بعد تحقیقات ہوئی تو یہ بات سچی ثابت ہوئی۔ صورت اتنی حَسین وجمیل کہ بقول شخصے: دیکھ کر بھُوک بھاگ جائے۔ اور حرکت ایسی کہ اس گندی عورت کی طرف مُتوجہ۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ حق تعالیٰ قادر ہیں وہ بہتر سے بہتر صورت میں بدتر حقیقت ڈال دیں اور گندی سے گندی صورت میں بہترین حقیقت ڈال دیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دَور میں عطاء بن ابی رباح سے بہتر آدمی نہیں پایا۔ علم و زہد و کمالاتِ ظاہر و باطن کے لحاظ سے۔ آپ اندازہ کیجیے کہ امام ابوحنیفہؒ جیسی شخصیت جس شخص کی تعریف کرے تو کس درجہ کا اس کا کمال و علم و فضل ہوگا۔ علم و کمالات کا تو یہ حال کہ امام ابوحنیفہ مداح اور صورت انتہائی بدنما۔ کالی کلوٹی ایسی کہ لوگ دیکھ کر بھاگیں اس کالی صورت میں حقیقت اتنی پاکیزہ بھری ہوئی کہ امام ابوحنیفہ بھی گردن جھکائے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اچھی صورت میں بری حقیقت ڈال دے اور بری صورت میں اچھی حقیقت ڈال دے، مگر سنت اللہ یہی ہے کہ اچھی صورت ہوگی تو حقیقت بھی اچھی ہوگی اور بُری صورتیں ہوں گی تو حقیقتیں بھی ویسے ہی درجے کی ہوں گی۔ اس لیے حدیث میں فرمایا گیا:

"التمسوا لخیر فیہ شان
الوجوہ"

اچھی حقیقت کو پاکیزہ چہروں
میں تلاش کریں۔

اکثر اس قسم کی تکوینی چیزیں اکثریہ ہوتی ہیں کلیہ نہیں ہوتیں۔ کوئی نہ کوئی استثناء اس میں نکلتا ہے۔ عام سنت اللہ یہی ہے کہ جیسی صورت ویسی حقیقت۔ ہر صورت کے مناسب اللہ اسے حقیقت دیتا ہے اور ہر حقیقت کے مطابق اس کو صورت دیتا ہے۔ صورت کا نام درحقیقت تعارف کرانا ہے۔ یعنی حقیقت چھپی ہوئی ہے۔ اسے پہچان نہیں سکتے جب تک کوئی صورت سامنے نہ آتے۔ تو صورت ترجمان ہوتی ہے حقیقت کی۔ صورت دیکھتے ہی آدمی کہتا ہے کہ فلاں چیز ہے۔ گلاب کی پتی دیکھ کر آپ فوراً پہچان جائیں گے کہ خوشبو اس میں گلاب ہی کی چھپی ہوئی ہے۔ آم کی شکل دیکھتے ہی پہچان جائیں گے کہ کس ذائقے کا پھل ہے خربوزے کا ذائقہ آپ اس میں کبھی بھی محسوس نہیں کریں گے۔ صورت درحقیقت ترجمان ہے حقیقت کی، اور اس دنیا میں کوئی حقیقت بغیر شکل کے پہچانی نہیں جا سکتی۔ اس لیے حق تعالیٰ نے ہر حقیقت کو صورت سے نوازا ہے۔ اگر کوئی عالم ایسا ہو کہ بلا صورت آپ حقیقت کو پہچان لیں تو پھر صورت کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ محض اس لیے رکھی گئی ہے کہ تعارف ہو۔

آپ حج کرنے کے لیے جاتے ہیں یا یہاں پر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے سجدہ کرتے ہیں

تو یہ بیت کی پرستش نہیں ہے۔ بیت اللہ معبود نہیں ہے۔ یہ تو چار دیواری ہے۔ سبز، سیاہ لباس پہنے ہوئے ایک محبوب کی مانند وہ مسجود نہیں ہے کہ آپ اسے سجدہ کریں۔

کعبہ درحقیقت وہ محل مبارک ہے جس کے اوپر عمارت بنی ہوئی ہے، لیکن وہ محل بھی فی الحقیقت کعبہ نہیں۔ اس محل میں بھی تجلّی خداوندی گھسی ہوئی ہے اس تجلی کو ہم سجدہ کرتے ہیں۔ یہ ہے مسجود۔ درحقیقت اس تجلی کے لیے محل کی ضرورت تھی وہ کعبۃ اللہ ہے اس محل کو پہنچنوانے کی ضرورت تھی تو کعبہ کی چار دیواری بچھ گئی تو کعبہ ایک علامتی نشان ہے۔ مقصود اصلی نہیں۔ ذات بالا چیز ہے ذات کسی چیز کے اندر نہیں سما سکتی۔ ذات لا محدود ہے۔ محدود چیزوں کے اندر ذات نہیں اتر سکتی۔ البتہ تجلی ایک ایسی چیز ہے کہ بڑی سے بڑی چیز کی چھوٹی سے چھوٹی چیز میں اتر سکتی ہے۔ اس لیے تجلی کے معنیٰ عکس کے ہیں۔

آفتاب بہت بڑی چیز ہے۔ زمین سے ساڑھے تین سو گنا بڑا ہے، لیکن زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا جسے آئینہ کہتے ہیں اس میں آفتاب کی پوری تصویر اتر آتی ہے۔ وہ عکس آفتاب ہے، عین آفتاب نہیں۔ ممکن ہی نہیں کہ عین آفتاب آئینے میں سما جائے، لیکن اس عکس کو دیکھ کر یہی کہا کرتے ہیں کہ ہم نے آئینہ میں سورج دیکھا۔ سورج کے سارے خدوخال اس آئینے میں موجود ہیں۔ وہی رنگ وہی نقشہ بلکہ کام بھی وہی کرتا ہے وہ عکس جو اصل کا کام ہے۔ گرمی پہونچانا، روشنی پہونچانا، اس آئینے کے ذریعے سے بھی آپ کسی قدر گرمی پہونچا سکتے ہیں اور آئینے کے مقابل میں آپ آئینے رکھتے چلے جائیں تو ہر آئینے میں وہ شکل آتی چلی جائے گی اور ان کے واسطے سے دوسرے آئینوں میں بھی روشنی ہوتی چلی جائے گی۔ جو اصل کا کام ہے قندیل یعنی روشنی پہونچانا وہی کام عکس بھی کرتا ہے۔ اس لیے عکس کو دیکھتے ہی کہا کرتے ہیں کہ ہم نے فلاں کو دیکھا ہے۔

آپ کسی کا فوٹو لے لیں۔ فوٹو ناجائز ہی سہی، لیکن فوٹو دیکھتے ہی آپ کہتے ہیں کہ یہ فلاں صاحب ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر میں اور اصل میں عینیّت کا علاقہ ہوتا ہے غیریت کا نہیں۔ غیریت ہو تو عکس کو دیکھ کر اصل کو کبھی نہ پہچانیں۔ عکس کا دیکھنا بعینہٖ اصل کا دیکھنا ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ کی ذات لامحدود ہے وہ کسی غیر میں کسی مخلوق میں سما نہیں سکتی بالاتر ہے، لیکن مخلوق کو اس پہنچنوانے کے لیے بیچ میں اللہ نے تجلی کا راستہ رکھا ہے کہ اصطلاح میں یا اس آئینے میں بیت اللہ کے اندر اپنا عکس ڈال دیا ہے اور عکس بڑی سے بڑی چیز کا چھوٹی سے چھوٹی چیز میں بھی آ سکتا ہے۔

تو درحقیقت مسجود وہ تجلی اور وہ عکسِ خداوندی ہے جو اترا ہوا ہے۔ کعبۃ اللہ میں۔ تو یہ بیت اللہ کی عمارت ایک علامتی نشان ہے اگر یہ نہ ہو تو پھر سجدہ کیوں ہوگا، کیوں کہ وہ چیز موجود نہیں جس کو سجدہ کیا جا سکے۔

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ کا ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ کی پہلی ششماہی کا اشاعتی پروگرام

النبی الخاتم ﷺ طباعت پنجم سید مناظر احسن گیلانی ؒ	بیس بڑے مسلمان طباعت سوم عبد الرشید ارشد	مسائل بہشتی زیور طباعت سوم خلاصہ بہشتی زیور	مکتوبات سید احمد شہید ؒ در فارسی
تربیت السالک حضرت تھانوی ؒ	مقدمات و بیاناتِ اکابر مقدمہ کراچی و قولِ فیصل	تدوینِ فقہ سید مناظر احسن گیلانی	سیرۃ عمر بن عبد العزیز ؓ امام ابو محمد عبد اللہ م ۲۱۴
چند نامور شخصیات قریباً تیس مشاہیر کا سیرتی خاکہ	اِصلاحی نصاب حضرت تھانوی کی چند کتب	سیرتِ جنید ؒ فضل احمد عارف	تاریخِ حدیث غلام جیلانی برق
تفسیرِ عثمانی مع ترجمہ شیخ الہند	تفسیر روح المعانی ۱۲ - ۱۳ جلد	فضلائے دیوبند ہزارہ قاری فیوض الرحمٰن	سرحد کے ممتاز علماء دین قاری فیوض الرحمٰن
تحریکِ آزادی کے نامور سپوت ضیاء الرحمٰن فاروقی	مندرجہ بالا کتب کے علاوہ دو تین کتب کا بر وقت اعلان ہو گا		تفسیر روح المعانی ۱۱ جلدیں
مُبادیاتِ فنِ مباحثہ حفیظ صدیقی	اُسوۂ رسول ﷺ فضل الرحمٰن دھرمکوٹی	مذہب اور سائنس عبد الباری ندوی	شاہ ولی اللہ اور ان کا کام (انگلش) ڈاکٹر فضل محمود

شائع ہو چکی ہیں —— یہ ترقی پذیر ادارہ پبلک لمیٹڈ کمپنی کی شکل میں کام کر رہا ہے — حِصص کی فروخت جاری ہے۔ ایک نام سے دس دس روپے کے دس حِصص سے لے کر ڈھائی ہزار حِصص تک خریدے جا سکتے ہیں، چلتے ہوئے تجارتی ادارے میں سرمایہ لگا کر دینی کتب کی اشاعت کے فروغ میں حِصہ لیجیے اور گھر بیٹھے بٹھائے معقول نفع حاصل کیجیے۔

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ ✱ ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ناشران، تاجران کتب عالیہ اسلامیہ

ایوان بالا میں

سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی کے سوالات

اور وزیر پیداوار کے جوابات

جناب محمد زمان خان اچکزئی

کیا وزیر پیداوار و قصباتی منصوبہ بندی، ارشاد فرمائیں گے، کہ

الف: پاکستان میں درآمد شدہ ٹریکٹروں کی قیمتیں کیا ہیں۔؟

ب: ۷۱، ۷۲، ۱۹۷۲، ۷۳ اور ۷۳، ۷۴ء کے دوران درآمد شدہ ہر قسم کے ٹریکٹروں کی تعداد کیا ہے؟

ج: ۷۱، ۷۲، ۱۹۷۲، ۷۳ء اور ۷۳، ۷۴ء کے دوران سندھ، پنجاب، سرحد اور بلوچستان کو مہیا کیے جانے والے ہر قسم کے ٹریکٹروں کی تعداد کیا ہے؟

د: ۷۱، ۷۲، ۱۹۷۲، ۷۳ء اور ۷۳، ۷۴ء کے دوران صوبہ بلوچستان میں جن لوگوں کو نقد یا قرضوں پر ٹریکٹر فراہم کئے گئے۔ ان کے نام حسب و نسب اور پتے کی علیحدہ علیحدہ تفصیل کیا ہے؟

ہ: ۷۴، ۷۵ء کے دوران سندھ سرحد اور بلوچستان کے مختص کیے جانے والے ہر قسم کے ٹریکٹروں کی تعداد کیا ہے۔

وزیر پیداوار و قصباتی

منصوبہ بندی کی طرف

سے جوابات!

جناب رفیع رضا صاحب

الف: اور (ب) مطلوبہ اطلاع دو گوشواروں پر مشتمل ایوان کی میز پر موجود ہے۔

ج: سر دست مطلوبہ اطلاع دستیاب نہیں ہے۔ اور جونہی موصول ہوگی، ایوان کی میز پر پیش کردی جائیگی۔

د: ٹریکٹرز کی تقسیم زرعی ترقیاتی بنک پاکستان کے ذمہ ہے اور خریداروں کے نام ظاہر کرنا بنک قواعد کے منافی ہے۔

ہ: مطلوبہ اطلاع ایوان کی میز پر پیش کردی جائے گی۔

جزو "الف" سے متعلقہ ضمیمہ

ملک میں تقسیم کیے جانے والے ٹریکٹروں

۱۔	میسی فرگوسن	۱۳۵/۴۷	ہارس	پاور
۲۔	فورڈ	۳۰۰۰/۴۶	،،	،،
۳۔	فیٹ	۴۸۰/۴۸	،،	،،
۴۔	بیلارس ایم ٹی زیڈ،	۵۰/۵۵	،،	،،
۵۔	بیلارس پیچیر	۶۰	،،	،،
۶۔	انٹرنیشنل ہارویسٹر	۴۵۳/۵۰	،،	،،
۷۔	یورسس۔ سی	۳۵۵/۵۵	،،	،،
۸۔	زیٹر	۴۷۲/۴۷	،،	،،
۹۔	،،	۵۷۱۱/۶۰	،،	،،
۱۰۔	آئی۔ ایم۔ ٹی	۵۳۳/۴۱	،،	،،
۱۱۔	،، ،،	۵۵۸/۶۷	،،	،،

جزو (ب) سے متعلق ضمیمہ

۷۱، ۷۲ء، اور ۷۲، ۷۳، ۱۹۷۳ء کے دوران درآمد شدہ ٹریکٹروں کی اقسام

نمبر	قسم ٹریکٹر	۷۱، ۷۲ء	۷۲، ۷۳ء	۷۳، ۷۴ء
۱۔	بیلارس	۱۲۷۵	۹۳۹	۱۶۳۳
۲۔	زیٹر	۴۰۰	۸۲	۳۰۴
۳۔	آئی، ایم، ٹی	۲۲۱	۳۴۹	۱۰۶۶
۴۔	فیٹ	۲۴۰	—	۲۵۲۵
۵۔	آدم جی ڈیوٹز	۱۱۹	۲۳	—
۶۔	جان ٹریڈرز	۴۹	۲۹	—
۷۔	میسی فرگوسن	۲۵۴	۲۵۱	۹۵۷
۸۔	فورڈ	۷۰۸	۲۳۵	۶۶۲
۹۔	انٹرنیشنل ہارویسٹر	۲۱۳	۹۳	—
۱۰۔	یورسس	—	—	۱۰۰۰
	میزان	۳۵۷۱	۲۰۰۲	۶۱۴۷

ج سے متعلقہ ضمیمہ

۷۳، ۱۹۷۴ء کے دوران صوبوں میں تقسیم کیے گئے ٹریکٹروں کی تفصیل / معہ قسم۔

قسم	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان
میسی فرگوسن	۴۲۴	۵۹	۶۲	۲۰
فورڈ	۲۱۰	۷۱	۲۱	۵
زیٹر ۴۷/H.P	۴	-	-	۱
زیٹر ۶۰/H.P	۶	۱	-	۱
فیٹ	۲۵۵	۵۸	۲۴	۶

قسم	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان
آئی۔ایم۔ٹی ۴۱.H.P	—	—	—	۱
〃 〃 ۴۷ 〃	۱	—	—	۱
یورسس	۴۳	—	—	۶
بیلارس ۵۵/H.P	۵۴	۴۶	۱۰	۱
میزان:	۱۰۰۷	۲۳۵	۱۲۸	۵۴

نوٹ

یہ اہتمام صوبوں کے معاہدہ/ انتظام کے مطابق کیا گیا ہے

جناب محمد زمان خان اُچکزئی

کیا وزیر پیداوار و قصباتی منصوبہ بندی ارشاد فرمائیں گے، کہ ؛

الف: ۷۵، ۱۹۷۴ کے دوران سندھ پنجاب سرحد، بلوچستان کو قرضے یا نقد رقم پر فراہم کیے جانے والے ٹریکٹروں کی علیحدہ علیحدہ مقدار کی رقم کیا ہوگی ؟

ب: زرعی ترقیاتی بنک کے توسط سے نقد یا قرضے پر ٹریکٹر حاصل کرنے کی شرائط کیا ہیں ؟

ج: ہر قسم کے ٹریکٹروں کے لیے قرضے اور نقد لحاظ سے اس وقت علیحدہ علیحدہ کتنی رقم بنتی ہے ؟

د: پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان کے لیے کوٹہ متعین کرنے کی نسبت کیا ہے ؟

جناب رفیع رضا صاحب!

الف: ۷۵، ۱۹۷۴ء کے دوران درآمد کیے جانے والے ٹریکٹروں کی صحیح تعداد کا انحصار ان کی قیمتوں اور ٹریکٹر ساز ملکوں میں انکی دستیابی پر ہے۔ تاہم وسیع پیمانے پر درآمد کا پروگرام ہے اور اسی قدر صوبوں کے لیے مخصوص ہوگا۔ جوکہ ان کی حسب ذیل مانگ کے تابع ہے۔

پنجاب ——— ۶۷ فی صد

سندھ ——— ۲۲ 〃 〃

سرحد ——— ۹ 〃 〃

بلوچستان ——— ۱٫۵ 〃 〃

ان میں سے ۶۰ فی صد کا امکان نقد ادائیگی اور ۴۰ فی صد کا ادھار پر ہے۔

ب: سے متعلق ضمیمہ

۱۔ ادھار پر ٹریکٹر دینے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ قرض برائے ٹریکٹر کے درخواست دہندہ سے واضح ضمانت یعنی، زمین عمارت، بنک ضمانت، مقررّہ جمع شدہ سرمایہ وغیرہ کی صورت میں قرض کی واپسی کے لیے ضمانت طلب کی جاتی ہے۔

۲۔ درخواست دہندہ سے کم از کم ۲۵ ایکڑ اراضی مالک ہونا ضروری ہے اور مزید برآں ٹریکٹر حاصل کرنے لیے معاہدہ ضروری ہے کہ کم از کم ۷۵ ایکڑ کے رقبے میں ٹریکٹر سے کام لیا جائے گا۔

۳۔ درخواست دہندہ کو ٹریکٹر کی قیمت کا ۱۵ فی صد اپنے وسائل سے جمع کرانا پڑتا ہے۔

۴۔ قرضہ آٹھ سالوں کی معیاد میں قابلِ واپسی ہے جس میں ایک سال کا اضافی عرصہ بھی شامل ہے۔

۲۔ بنک کی طرف سے نقد قیمت ٹریکٹر فروخت کرنے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ درخواست دہندہ سے مبلغ ۵۰۰ روپے بطور زرپیشگی مقامی، علاقائی مینجر کے دفتر میں معہ مجوزہ فارم پر معہ کوائف جمع کرانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ خواہش مند خریدار سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ زمین رکھنے کا بطور مالک یا بطور ٹھیکیدار معیادی کم از کم ۵ سال کا مصدقہ دستاویزی ثبوت پیش کرے۔

مطلوبہ حد کم از کم ۲۵ ایکڑ کی شرط پوری کرنے کے لیے مشترکہ درخواست بھی وصول کی جاتی ہے۔

۳۔ خریدار کسی بھی صورت یعنی قرض دار ضامن یا مختار کی حیثیت بنک کے لیے دھوکہ باز ثابت نہ ہو۔

۴۔ خریدار کو وعدہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ تاریخ خرید سے لیکر ۲ سال کے لیے ٹریکٹر نہ تو فروخت کرے گا، اور اس کا کسی صورت تبادلہ کریگا۔

۵۔ کسی زمیندار کی طرف سے درخواست پر دُوسرا ٹریکٹر صرف اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے، جبکہ پہلے ٹریکٹر کی تاریخ خرید سے لیکر تین سال کی معیاد پوری ہو چکی ہو۔

فی الحال ٹریکٹروں کی مختلف اقسام کی قیمتیں حسب ذیل ہیں

نام اور ٹریکٹر کا ماڈل	قیمت
میسی فرگوسن، ۱۳۵، ۴۷ ہارس پاور	۳۷،۵۰۰
فورڈ ۳۰۰۰، ۴۶ 〃 〃	۴۲،۸۱۷/-
فیئٹ ۴۸۰، ۴۸ 〃 〃	۳۹۵۷۳/-
آئی۔ایم۔ٹی ۵۳۳، ۴۱ 〃 〃	۲۹۰۰۰/-
〃 〃 ۵۵۸، ۶۶ 〃 〃	۴۹۰۰۰/-
یورسس سی ۳۵۵، ۵۵ 〃 〃	۴۰۲۳۴/-
زیٹر ۴۷۲، ۴۷ 〃 〃	۳۸،۲۲۶۹۵
آئی۔ایچ ۴۵۳، ۵۰ 〃 〃	۶۱۹۶۰/-

شہر شہر سے

رپورٹ حافظ محمد طاہر حیدر آباد

مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب کا شاندار استقبال

کراچی سے روہڑی تک

گذشتہ دنوں جب قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب حرمین شریفین کی زیارت کے بعد بذریعہ طیارہ کراچی پہونچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ کراچی میں مختلف پروگراموں کے علاوہ حیدر آباد جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا عبدالمتین۔ حاجی کرامت اور جناب بشیر احمد کے اصرار پر حضرت مفتی صاحب نے مصروفیات کے باوجود کراچی سے ملتان تک ٹرین پر سفر کرنا منظور فرمالیا۔

کراچی سے شاہین ایکسپریس پر حضرت مفتی صاحب ملتان کے لیے روانہ ہوئے، گاڑی جب حیدر آباد اسٹیشن پر پہونچی تو جمعیۃ علماء اسلام ، جمعیۃ طلباء اسلام، جمعیۃ خدام الاسلام ، نیشنل عوامی پارٹی اور رکشا ورکس یونین کے رہنماؤں اور کارکنوں نے مفتی صاحب کا شاندار استقبال کیا۔

بے قابو ہجوم قائدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمود زندہ باد ، فاتح بھٹو زندہ باد ، مولانا عبداللہ درخواستی زندہ باد اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہا تھا۔

خطاب

حضرت مفتی صاحب نے استقبالی ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے حجاز مقدس میں پاکستان کی سالمیت کے لیے دعائیں کیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس قدر بداعمالیوں میں مصروف ہو چکے ہیں کہ ہماری اجتماعی غلطیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جھنجوڑ ڈالا ہے۔

ہزارہ وسوات کا حالیہ زلزلہ ہماری غلطیوں کا پیش خیمہ ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنی حالت کو تبدیل کریں۔ ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس موقعہ پر حاجی کرامت اللہ صاحب نے زلزلہ زدہ افراد کے لیے امدادی رقم آپ کو پیش کی۔ مفتی صاحب نے دعا فرمائی۔ اور سینکڑوں افراد نے آپ کو نعروں کی گونج میں رخصت کیا۔

ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم کے اسٹیشن پر بھی جمعیۃ کے کارکنوں نے آپ کا زبردست استقبال کیا۔ آپ نے مختصر خطاب فرمایا۔ ٹنڈو آدم کے اسٹیشن پر مولانا عرفان احمد قادری اور جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر محمد اقبال علوی نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

شہداد پور

شہداد پور اسٹیشن پر مولانا عبدالعزیز صاحب اور جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر جناب محمد سلیم صاحب نے دیگر کارکنوں کی ہمراہی میں حضرت مفتی صاحب کا استقبال کیا

نواب شاہ : نواب شاہ اسیٹشن پر مولانا قائم الدین صاحب کی قیادت میں ہزاروں کارکنوں نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ کارکن لاوڈ سپیکر اٹھاتے ہوئے تھے۔ ہر لمحہ قائد جمعیۃ زندہ باد فاتح بھٹو زندہ باد کے نعرے گونج رہے تھے۔

خطاب

مفتی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: پاکستان مسائلستان بن چکا ہے۔ آپ اگر متحد ہو کر اپنے مقاصد کے لیے جدوجہد کرتے رہے تو انشاء اللہ کوئی ظالم طاقت آپ کو نہیں دبا سکتی آپ کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ آمریت کے بادل چھٹ جائیں گے اور فتح آپ کی ہو گی

بوجیری

نواب کے بعد بوجیری اور باندی کے اسٹیشنوں پر کارکنوں نے آپ کا استقبال کیا۔ باندی اسٹیشن پر سلیم شاہد کی قیادت میں ایک بڑے ہجوم نے آپ کا استقبال کیا۔

کوٹ لالو

کوٹ لالو اسٹیشن پر بھی ایک بہت بڑے ہجوم نے آپ کا استقبال کیا۔

دریا خاں میری سے محمد انور راجپوت صدر جمعیۃ طلباء اسلام کی قیادت میں طلباء نے آپ استقبال کیا۔ آپ نے طلباء کو تلقین کی کہ وہ صحیح اسلامی نظام کے لیے کوشاں رہیں۔

بھریا روڈ

کے چھوٹے سے اسٹیشن پر قاری محمد ایوب افغانی کی قیادت میں ایک ہجوم نے آپ کو خوش آمدید کہا۔

محراب پور

اسٹیشن پر جمعیۃ کے کثیر کارکنوں نے قائدِ جمعیۃ کا استقبال کیا۔

سٹھیارجہ

کے ریلوے اسٹیشن پر بجلی فیل ہونے کے سبب تاریکی کے باوجود عوام اور طلباءً کے ایک ہجوم نے آپ کا استقبال کیا۔

گمبٹ

کے اسٹیشن پر آپ کے فداکار جمع تھے۔ جنھوں نے آپ کی آمد پر پُرجوش نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا اور آپ کو ہار پہنائے۔

خیرپور

اسٹیشن پر ایک بہت بڑے ہجوم نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔

روہڑی

روہڑی اسٹیشن پر ایک بے پناہ ہجوم نے آپ کا استقبال کیا، ایک عجیب وارفتگی کا عالم تھا۔ مفتی محمود زندہ باد، مولانا درخواستی زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے فضا گونجتی رہی۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آ

آج "عوامی حکومت" کے دَور میں کسی شریف آدمی کی عزت محفوظ نہیں۔ ہم معاشرتی، مذہبی اور سیاسی لحاظ سے اتنے گر چکے ہیں کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ متحد ہو کر اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد کرتے رہیں۔

اس کے بعد قائدِ جمعیۃ ملتان کی طرف روانہ ہوگئے۔

کراچی سے روہڑی تک کے استقبال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک زندۂ جاوید جماعت ہے اور کارکنوں کو حضرۃ مفتی محمود صاحب کی قیادت اور حضرت درخواستی کی امارت پر مکمل اعتماد ہے۔ ہر دو اکابرین کی خداداد بصیرت سے جمعیۃ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

ہر اسٹیشن پر پرچم نبویؐ اور للہ الامر کے پرچم عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔

جمعیۃ خدام الاسلام حیدرآباد کے کارکنوں نے مفتی صاحب کے استقبال کے موقع پر نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔

حاجی کرامتُ اللہ کی گرفتاری کی مذمّت

متحدہ جمہوری محاذ کے رہنما اور جمعیۃ علماءً اسلام پاکستان کے سالار جناب حاجی کرامت صاحب کو اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ انہوں نے جمعیۃ طلباء اسلام کے استقبالیہ میں شرکت کی اور قائدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کی حج سے واپسی کے موقع پر آپ کا استقبال کیا تھا۔ ڈی۔ پی۔ آر کے تحت حاجی کرامت اللہ صاحب کی بلا جواز گرفتاری پر جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ طلباء اسلام اور جمعیۃ خدام الاسلام کے رہنماؤں نے سخت احتجاج کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حاجی صاحب موصوف کو فوراً رہا کیا جائے۔

جمعیۃ کے رہنماؤں نے کہا کہ حکومت مفتی صاحب کے شاندار استقبال سے گھبرا کر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔

احتجاج کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔

حکیم مولانا دین محمد، مولانا منظور احمد، مولانا عبدالحفیظ اور مولانا محمد سعید و دیگر اراکین، خدام الاسلام کے جناب نور محمد راجپوت، جناب محمد علی، جناب عمر دین، جناب عبدالقدیر، جناب محمد قمر، جناب محمد علی اور جناب نور محمد وغیرہ۔

سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا اجلاس ضلعی قائم مقام امیر مولانا فیروز خان صاحب صدارت میں منعقد ہوا۔ حضرت مفتی بشیر احمد صاحب پسروری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے لیے دعاء مغفرت کی گئی۔

اجلاس سے مولانا نیاز احمد شاہ گیلانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ پنجاب اور مولانا محمد لقمان علی پوری نے خطاب کیا۔ ہر دو رہنماؤں نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ ضلع بھر سے آتی ہوئی جماعتوں کو کام کی رفتار تیز کرنے پر زور دیا گیا۔ مارچ میں نظام شریعت کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ افراد کی شرکت کا عزم ظاہر کیا گیا۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا

ساہی وال

گذشتہ دنوں مجلس احرار کے سابق ناظم حاجی عبدالحفیظ صاحب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم ناظم صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ بے لوث خدمت گزار اور ایثار پیشہ آپ کو علماء و اکابر سے بے پناہ عقیدت تھی، جلسوں کے موقع پر علماءؒ اکابر مرحوم کے مکان پر فروکش ہوتے۔ ناظم صاحب کی تمام زندگی خدمت دین میں گزری۔ ایک عرصہ تک جمعیۃ علماء اسلام ساہی وال کے ناظم رہے۔

تعلیم میٹرک تھی، مگر قلم میں جان اور شستگی تھی۔ آپ جس سے گفتگو کرتے اسے گرویدہ کر لیتے۔ محترم ناظم صاحب کی دین داری اور دیانت داری ضرب المثل تھی۔

حضرۃ الامیر مرکزیّہ کی خان پور تشریف آوریؒ!

مولانا مفتی بشیر احمد پسروری مجاہد فی سبیل اللہ تھے

حضرت درخواستی مدظلہ

جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ العالی آب و ہوا کی تبدیلی کی غرض سے تقریباً دو ہفتے حاجی عبد الرشید صاحب کے مکان پر کراچی میں قیام پذیر رہنے کے بعد گذشتہ دنوں خانپور تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنے ایک بیان میں مجاہد ملت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت پسروریؒ کے محاہد و محاسن بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: مولانا بشیر احمد پسروریؒ مجاہد فی سبیل اللہ اور تیغ بے نیام تھے۔ آپ نے ملک و ملت کے لیے بے بہا قربانیاں دیں۔ زندگی کے آخری لمحے تک اسلاف کے مشن کے امین رہے۔

حق کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں، مگر آپ کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی۔ ہمیشہ اور ہر دَور میں حق والوں کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے اخلاف کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔ اور خداوندِ قدوس ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

قادیانی کی شرارت

ختم نبوت کے مبلغ مولانا ضیاء الدین آزاد گوجرانوالہ سنی اتحاد کے سلسلے میں اشتہارات لگوا رہے تھے۔ جب وہ گھنٹہ گھر کے قریب پہونچے تو ایک مرزائی نے مولانا پر اچانک حملہ کر دیا جس سے مولانا زخمی ہوگئے۔ اس واقعہ سے پورے شہر میں اضطراب ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے صدر مولانا حکیم عبد الرحمٰن صاحب اور مولانا عبد الرزاق صاحب نے اس واقع کی مذمت کرتے ہوئے قادیانی کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی پورے ملک کا امن برباد کرنا چاہتے ہیں جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی

اوچ شریف

جمیعۃ علماء اسلام کے سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل قاسمی کے والد گرامی مولانا خیر اللہ گذشتہ دنوں وفات پاگئے۔ مولانا مرحوم حضرت مدنیؒ کے شاگرد خاص تھے۔ آپ جنگ آزادی کے مجاہد تھے۔ آپ کی تمام زندگی تدریس و تبلیغ میں گذری۔ آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ آپ کے چار صاحبزادے ہیں اور چاروں بفضلہٖ تعالیٰ جمیعۃ سے وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل۔ آمین

سوات و ہزارہ کا دورہ

جمیعۃ علماء اسلام پنجاب کے وفد نے سوات اور ہزارہ کے زلزلہ زدہ علاقے کا سات روزہ دورہ مکمل کر لیا۔ اس دوران یہ وفد بہ شام، پٹن، دوبیر رینال، جھینجال، پالس اور درہ کوہستان گیا۔ اور ان علاقوں میں کم وبیش ایک لاکھ روپے کا سامان تقسیم کرنے کے علاوہ امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ وفد میں مولانا محمد ابراہیم، مولانا احسان اللہ فاروقی، خواجہ عبد الرؤف ملتان مولانا عزیز الرحمٰن سوات اور مستری محمد رمضان کوٹ ادو شامل ہیں۔

ان علاقوں میں جمیعۃ نے علماء اور کارکنوں پر مشتمل امدادی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں اور جمیعۃ پنجاب کے امیر مولانا عبید اللہ انور نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سامان کے مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور میں جمع کرائیں تاکہ دوسری امدادی کھیپ جلد روانہ کی جاسکے

کتاب
ضربِ شمشیر
بر فتنۂ
پنج پیر

مؤلفہ حضرت مولانا غریب اللہ صاحب مدظلہ، مہتمم دار العلوم مجددیہ رجسٹرڈ مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان۔ اس کتاب میں پنج پیری تحریک کے پوشیدہ خدوخال کو واضح کیا گیا ہے۔ علماء دیوبند کے صحیح مسلک کو ان کی تحریروں سے واضح کیا گیا ہے اور پنج پیری غلو کو واضح کر کے اس کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے۔ آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت سفید کاغذ، بیش قیمت معلومات جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔ کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے جلدی کریں

شعبہ نشر و اشاعت
دار العلوم مجددیہ رجسٹرڈ مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان

تاثرات

احساسات —— ○

پیغامات —— ○

محترم المقام جناب برادرم اکرام القادری صاحب

سلامت رہو!

سلام مسنون، کے بعد مدت سے تمنّا تھی کہ جناب کو مبارک باد پیش کروں لیکن اپنے علاقے کے حالات نے کچھ دل و دماغ پر ایسا اثر کیا ہے کہ لکھنا بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آج مورخہ ۱۲ر جنوری یہ چند الفاظ لکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سعی کو قبول فرمائیں۔ کہ آپ ترجمانِ اسلام کو معیاری بنانے میں منہمک ہیں۔

حقیقت ہے کہ واقعی ترجمانِ اسلام ایک عظیم جماعت کا ترجمان ہے روایاتِ سلف کا امین ہے اور حق و صداقت کا علمبردار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق بخشے کہ اس سے زیادہ ترجمان کو دلکش و معیاری بنائیں اور اکابرین کی تقاریر خصوصاً حضرت مفتی صاحب و حضرت درخواستی صاحب کی تقریروں کو شائع کریں۔ آپ کی نظمیں ضرور شائع ہوتی رہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ترجمان کو مزید ترقی دیں۔ (آمین) فقط

والسلام

غلام سرور خطیب مسجد جنرل پوسٹ آفس

(کوئٹہ)

مکرمی و محترمی جناب اکرام القادری صاحب،

سلام مسنون۔

ہم آپ کو ترجمانِ اسلام کو نئی شان و شوکت، معیاری مضامین، بہترین طباعت، پابندی سے شائع ہونے اور آپکی مخلصانہ کوششوں و جوانمردی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ معیار کو قائم رکھے اور آپ کی مساعی کو قبول فرماوے۔ اور مزید ہمت عطا فرماوے۔ (آمین)

والسلام

دعاگو! حاجی شیخ محمد شفیع۔ (امیر)

صوفی محمد بشیر خاں و اراکین

جمعیت علماءِ اسلام۔ حلقہ غلام محمد کالونی۔

لائلپور

محترم جناب ایڈیٹر صاحب

ہفت روزہ ترجمان اسلام

سلام مسنون۔ مزاجِ گرامی۔

گزشتہ ۳ر جنوری ۱۹۷۵ء سے ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور کا مطالعہ شروع کیا۔ اس سے قبل ۱۹۶۴ء سے لیکر ۱۹۷۲ء تک برابر ترجمانِ اسلام کا مطالعہ کرتا رہا۔

مگر اس وقت ترجمانِ اسلام کا پرچہ جس طرح سے شائع ہو رہا ہے وہ پہلے سے بدرجہا بہتر اور خوبصورت اور جس نئی آب و تاب سے منظرِ عام پر آیا۔

اس پر خوشی کا اظہار کن الفاظ سے کروں حضرت مولانا مفتی صاحب دامت برکاتہم کی نگرانی میں جو تازہ پرچہ شائع ہو رہا ہے۔ ہماری دِلی دعا ہے۔ کہ رب العزت اسے دن دوگنی رات چوگنی۔ ترقی عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

والسلام

لاشئی قاری شبیر حسین۔ الفم میڈیکل سٹور

گمبٹ تحصیل علی زئی، کرم ایجنسی کوہاٹ)

محترم جناب اکرام القادری صاحب

السلام وعلیکم

جدید "ترجمان اسلام"، کے بارے میں جو امیدیں دِل میں سمائے بیٹھے تھے۔ اشاعت کے بعد بلند پایۂ دینی و سیاسی مضامین، قومی و ملکی حالات پر تبصرہ اور مشاہیرِ اسلام کے کارناموں کے متعلق پڑھ کر دلی امیدیں پوری ہوئیں۔

اب "ترجمانِ اسلام" پہلے سے کہیں اچھا اور زیادہ چل رہا ہے۔ اگر اسی طرح سے کام جاری رہا تو بعید نہیں کہ ہم اکابرین دیوبند کے نقشِ قدم پہ چلنے والے علماء حق کی سرپرستی میں کام کرتے ہوئے اس ملک میں اِسلامی انقلاب برپا نہ کردیں۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی قبول فرمائے۔ اور "ترجمانِ اسلام" اِسلام کی ترجمانی کا حق ادا کرتا رہے۔ فقط

والسلام

رانا انوار الحق باری

ناظم عمومی جمعیۃ طلباءِ اسلام۔ رحیم یار خان

طلباء کی سرگرمیاں

رپورٹ محمد فاروق قریشی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

کے زیر اہتمام

مرکزی مجلس شوریٰ کا فیصلہ

ملک بھر کے دینی مدارس کا کنونشن ۱۴ فروری کو ملتان میں منعقد ہو گا

دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کی کوشش ناکام بنا دی جائے گی

میاں محمد عارف

۲۶ جنوری کو مرکزی دفتر میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان، کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس، بصدارت قائم مقام صدر میاں محمد عارف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے جمعیۃ کی پالیسی پر غور و خوض ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینا مداخلت فی الدین ہے اور طلباء حکومت کی اس پالیسی کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے اور طے پایا کہ ملک بھر کے دینی مدارس کے طلبہ کا نمایندہ کنونشن ۱۴ فروری کو ملتان میں منعقد ہو گا۔ جس میں کالج اور یونیورسٹی کے نمایندگان بھی شرکت کریں گے کنونشن میں مستقل لائحہ عمل طے کیا جاتے گا۔

پنجاب جمعیۃ کے ضلعی کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ضلعی کنونشن حسب پروگرام بحسن وخوبی انجام پذیر ہو رہے ہیں گذشتہ ہفتہ منعقد ہونے والے کنونشنز کی مختصر روداد حسبِ سابق درج ذیل ہے:

ضلع سرگودھا

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سرگودھا کے کنونشن میں ضلع کی تمام شاخوں سے طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پہلی نشست بصدارت مولانا جلال الدّین صاحب منعقد ہوئی۔ جس میں علاقائی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد صوبائی ناظم نشریات محمد یوسف ولی اللّٰہی نے جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام اور دوسروں تک پہونچانے کا طریقہ کے عنوان پر مفصل تقریر کی۔ دوسری نشست میں صوبائی صدر رانا شمشاد علی خاں اور ناظمِ عمومی حافظ محمد طاہر نے تنظیمی امور پر اظہارِ خیال کیا اور طلباء کو علماء حق کی شاندار ماضی سے روشناس کرایا۔ بعد ازاں رانا صاحب کی معیت میں تمام طلباء نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری کی خدمت میں حاضری دی اور حضرت نے جمعیۃ طلباء اسلام کی کامیابی کی دعا کی۔

ضلع شیخوپورہ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع شیخوپورہ کے کنونشن میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی جناب سیّد مطلوب علی زیدی، صوبائی صدر رانا شمشاد علی خان کے علاوہ راقم الحروف نے بھی شرکت کی۔

پہلی نشست میں علاقائی اور ضلعی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد راقم الحروف نے موجودہ نظام تعلیم کی خامیاں اور اسلامی نظام تعلیم کی خوبیاں بیان کیں۔ جب کہ دوسری نشست میں مرکزی ناظم عمومی نے جمعیۃ طلباء اسلام کے قیام کی وجوہات اور پروگرام سے طلباء کو روشناس کرایا جب کہ صوبائی صدر نے طلباء کو تنظیمی ہدایات دیں۔

پریس کانفرنس

صوبائی صدر رانا شمشاد علی خاں نے شیخوپورہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پریس پر سرکاری کنٹرول پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کو طلباء ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے مخلوط نظام تعلیم کو ملک سے ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلامی جمعیۃ طلبہ اپنے دستور پر عمل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور طلباء کو اس پر اعتماد نہیں رہا۔ رانا صاحب نے مطالبہ کیا کہ پنجاب میں سندھ کی طرح ایف۔ ایس۔ سی فرسٹ ڈویژن طلباء کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ دیا جائے

ضلع گوجرانوالہ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کا عظیم الشان کنونشن مدرسہ نصرت العلوم کے وسیع حال میں منعقد ہوا جس میں تین سو سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ کنونشن کی پہلی نشست ضلعی صدر جناب عبدالحمید عاصم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام شاخوں نے اپنی کارگردگی پیش کی۔ مقامی طلباء نے تقریریں کرتے ہوئے صوبائی و مرکزی قائدین کو یقین دلایا کہ اسلامی انقلاب کے لیے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس کے بعد سیّد مطلوب علی صاحب زیدی جب اسٹیج پر تشریف لاتے تو طلباءؔ نے پُرجوش نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ زیدی صاحب نے نعروں کی گونج میں اعلان کیا کہ ہم انشاءاللہ طلباء کی رہنمائی میں اس ملک سے سامراجی طاقتوں کو مٹا کر ہی دم لیں گے۔ ان سے قبل حال میں مولانا عبدالقیوم صاحب جوں ہی حال میں داخل ہوتے تو طلباء احتراماً کھڑے ہو گئے اور علمآحق زندہ باد کے نعروں سے حال گونج اُٹھا۔ مولانا نے تحریک آزادی میں علماء حق کی قربانیوں کا تفصیلاً تذکرہ کیا اور کہا کہ حضرت گنگوہیؒ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت مدنیؒ کی امیدیں جو طلباء سے وابستہ تھیں آج جمعیۃ طلبہ اسلام پورا کرتی نظر آتی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج کے حافظ عزیز الرحمٰن صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کا تعارفی پس منظر بڑے شاندار طریقے سے بیان کیا۔ دوسری نشست میں رانا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ”للّٰہ الامر“ کے پرچم تلے جمع ہو کر اسلامی اقدار کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے بعد قائم مقام صدر جناب میاں محمد عارف صاحب جوں ہی سٹیج پر تشریف لاتے تو طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام زندہ باد کے نعرے لگاتے۔

میاں صاحب نے اعلان کیا کہ ہم اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں، اور عنقریب اسلامی نظامِ تعلیم کے نفاذ کے لیے تحریک شروع کی جاتے گی اور انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام حکومت کے دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کے اقدام کی بھرپور مزاحمت کرے گی اور کنونشن کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:

۱۔ دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کی پالیسی ترک کر کے مدارس کو آزادانہ کام کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

۲۔ ملک بھر کے تمام گرفتار شدہ سیاسی رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔

۳۔ ملک میں اسلامی نظامِ تعلیم رائج کیا جائے اور مخلوط نظام تعلیم ختم کیا جائے۔

ضلع سیالکوٹ

حسب پروگرام کنونشن کی پہلی نشست میں مختلف شاخوں نے اپنی کارکردگی پیش کی۔

بعد ازاں رانا شمشاد علی خان نے طلباء سے خطاب کرتے ہوتے تنظیم کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا اور نظام تعلیم اور طلبا کا مستقبل کے عنوان سے، جب کہ مرکزی ناظم عمومی نے بحیثیت مسلمان اور پاکستانی ہونے کے طلباءؔ کی ذمہ داری کا احساس دلایا۔ دوسری نشست جس کی صدارت عاصف آئین سلہریانے کی، سے خطاب کرتے ہوتے میاں محمد عارف نے طلباء کو بتایا کہ علماء حق کی رہنمائی کیوں ضروری ہے۔ بعد ازاں مولانا محمد اسماعیل قاسمی صاحب نے حضرت لاہوریؒ اور حضرة مدنیؒ کے دور کے چشم دیدہ واقعات بیان کیے۔

ضلع لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لاہور کا عظیم الشان کنونشن ۲۶ جنوری کو شیرانوالہ گیٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع سے آتے ہوئے سینکڑوں طلباء نے شرکت کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے بھی ایک وفد نے شرکت کی۔

پہلی نشست سے صوبائی خازن جناب عبدالرؤف ربانی اور صوبائی ناظم نشریات جناب محمد یُوسُف ولی اللّٰہی، صوبائی ناظم عمومی جناب حافظ محمد طاہر، نائب صدر ندیم اقبال اعوان صدر یونین گورنمنٹ کالج چشتیاں نے مدلّل تقاریر کیں۔

مرکزی ناظم عمومی نے اپنی پون گھنٹہ کی تقریر میں طلباء کو بتایا کہ جمعیۃ طلباء اسلام ہی ایسی تنظیم ہے جو طلباء کے اذہان کی صحیح عکاسی کرتی ہے۔ کنونشن کی دوسری نشست میں راقم الحروف نے طلباء کو دین اور مذہب کا فرق بتایا جبکہ صوبائی صدر نے جمعیۃ طلباء اسلام کی موجودہ پالیسی کے بارے میں اظہار خیال کیا اس کے بعد تیسری نشست جس میں عوام کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔ میاں محمد عارف نے اعلان کیا کہ دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کی کوشش کو طلباء ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ہدایات

۱۔ مجلس عاملہ پنجاب کے فیصلہ کے مطابق ائندہ کوئی شاخ اپنے ضلع کی اجازت کے بغیر جلسے یا کنونشن کا پروگرام تشکیل نہ دے۔ ۲۔ رانا شمشاد علی خاں نے تمام حلقوں اور شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ جناب عبدالرؤف ربانی صوبائی خازن سے فنڈ کے سلسلہ میں تعاون کیا جاتے۔ ۳۔ تمام شاخیں ماہانہ رپورٹ فارم باقاعدگی سے ہر بار بھیج دیا کریں۔ ۴۔ لاہور کے تعلیمی اداروں اور پنجاب یونیورسٹی کے متعلق معلومات کے لیے میاں محمد عارف صاحب کرہ ۲۴ ہوسٹل یونیورسٹی لاء کالج سے رابطہ قائم کریں،

محمد یوسف ولی اللّٰہی

صلی اللہ علیہ وسلم
ثنائے رسول

محیط ہر دو جہاں کیوں نہ ہو فضائے رسولؐ
چہار سمت ہے پھیلی ہوئی ضیائے رسولؐ

اگر اٹھا بھی حجابِ رُخِ ادائے رسولؐ
تو پردہ بن گیا خود جلوۂ حیائے رسولؐ

مجھے نصیب ہے تقدیر سے ولائے رسولؐ
نظر نثارِ مدینہ تو دل فدائے رسولؐ

نہ ہم زباں ہو بشر کا اگر خدائے رسولؐ
بیان ہو نہیں سکتی کبھی ثنائے رسولؐ

ہر آئینہ ہیں مشیّت کا آپؐ آئینہ
وہی رضائے خدا ہے جو ہے رضائے رسولؐ

کھلا یہ راز سرِ لامکاں شبِ اسرا
پہنچ سکا نہ وہاں تک کوئی سِوائے رسولؐ

جو کہکشاں ہے فلک پر غبارِ راہِ حضور؛
تو مہر و ماہ ہیں تصویرِ نقشِ پائے رسولؐ

وہیں مہکنے لگیں باغِ خُلد کی کلیاں
جہاں ہوا سے ہِلا دامنِ قبائے رسولؐ

خدا کرے شرفِ دید سے مشرف ہُوں
دل و نگاہ کو ہے حسرت لقائے رسولؐ

لگاؤں آنکھوں میں چُوموں نظر سے مُنہ پہ مَلوں
اگر نصیب ہو قسمت سے خاک پائے رسولؐ

وہاں تمازتِ خورشید کا اثر کیا ہو
جہاں سروں پہ ہسایہ کیے لِوائے رسولؐ

ہر اُمّتی کو سرِ حشر بخشوا کے رہے
گناہ گاروں پہ اللہ رے عطائے رسولؐ

سرِ گدا ہو سرافرازِ تاجِ شاہانہ
کہیں سے ہاتھ جو آجائیں کفشِ پائے رسولؐ

اُدب سے بیٹھو، ادب سے سُنو، ادب سے اُٹھو
کہ ہے ادب کی جگہ مجلس ثنائے رسولؐ

قمرؔ! ہو کیا مُجھے عصیاں کا خوف محشر میں؟
مرے رسولؐ خدا ہیں، مرا خدائے رسولؐ

ڈاکٹر قمر میرٹھی

کتبہ: حافظ ارشاد احمد، لاہور